70

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،20۔جنوری2012

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی(TEVTA) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010-11

ایک وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی(TEVTA) کی سالانہ رپورٹ برائے سال2010-11 پیش کریں گے۔

نوٹ: مذکورہ بالا رپورٹ کی نقول پہلے ہی مہیا کی جاچکی ہیں۔

72

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کاتینتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،20۔جنوری 2012

(یوم الجمع،25۔صفر المظفر 1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 37 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

هَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

سورۃ البُرُوج آیات17تا22

بھلا تم کو لشکروں کا حال معلوم ہوا ہے (17)(یعنی)فرعون اور ثمود کا(18) لیکن کافر (جان بوجھ کر)تکذیب میں(گرفتار)ہیں(19)اور اللہ (بھی)ان کو گرداگرد سے گھیرے ہوئے ہے (20)(یہ کتاب ہزل وبطلان نہیں)بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے(21)لوح محفوظ میں(لکھا ہوا)(22)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کیا وہ سماں ہوگا کیسی وہ گھڑی ہو گی
جب پہلی نظر ان کے روضے پہ پڑی ہو گی
کیا سامنے جا کے ہم حال اپنا سنائیں گے
سرکار کا در ہو گا اشکوں کی جھڑی ہو گی
ہو جائے جو وابستہ سرکار کے دامن سے
ہر چیز زمانے کی قدموں میں پڑی ہو گی
چارہ نہ کوئی کرنا اک نعت سنا جانا
ناچیز ظہوری کی جب سانس اڑی ہو گی

سوالات

(محکمہ جات اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ اطلاعات وثقافت سے متعلق سوالات پوچھیں جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال رئیس ابراہیم خلیل احمد صاحب کا ہے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! On his behalf Question No. 1720 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے رئیس ابراہیم خلیل احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جنوبی پنجاب کے اضلاع میں آنے والی اسامیوں کے اشتہارات کی تفصیلات

*1720: رئیس ابراہیم خلیل احمد: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں قومی اخبارات "جنگ"، "نوائے وقت"، "خبریں"، "ایکسپریس" وغیرہ لاہور اور ملتان سے بیک وقت چھپتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صرف ملتان سے چھپنے والے مذکورہ اخبارات ہی جنوبی پنجاب میں تقسیم کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنوبی پنجاب کے اضلاع میں آنیوالی اسامیوں کے اشتہارات ملتان سے چھپنے والے اخبارات کی بجائے لاہور سے چھپنے والے اخبارات میں دیئے جاتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنوبی پنجاب کے امیدواروں کو سرے سے ان اسامیوں کا پتا ہی نہیں چلتا اس لئے ان اسامیوں پر اپر پنجاب کے لوگ بھرتی ہو جاتے ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس مسئلے کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) ہاں - یہ درست ہے کہ پنجاب میں قومی اخبارات "جنگ"، "نوائے وقت"، "خبریں"، "ایکسپریس" وغیرہ لاہور اور ملتان سے بیک وقت چھپتے ہیں۔

(ب) نہیں۔دوسرے شہروں سے چھپنے والے اردو، انگریزی اخبارات بھی جنوبی پنجاب میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔

(ج) یہ درست نہیں۔جنوبی پنجاب کے اضلاع میں آنے والی اسامیوں کے اشتہارات ملتان سے چھپنے والے اخبارات میں دیئے جانے کے ساتھ ساتھ لاہور سے شائع ہونے والے اہم قومی اخبارات کو بھی دیئے جاتے ہیں جو جنوبی پنجاب کے علاقوں کو بھی cover کرتے ہیں۔

(د) یہ درست نہیں ہے کیونکہ اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ قومی اخبارات کے ساتھ ساتھ متعلقہ علاقائی اخبارات میں بھی اشتہارات شائع ہوں تاکہ ان علاقوں کے عوام کو بھی معلومات فراہم ہو سکیں۔

(ہ) مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں جز(ہ) کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس میں یہ بات کہی گئی ہے کہ جب سدرن پنجاب میں ریکروٹمنٹ کے لئے اسامیاں مشتہر کی جاتی ہیں تو وہ تمام اخبارات جو لاہور سے نکلتے ہیں ان کے دیگر ایڈیشن ملتان سے بھی نکلتے ہیں۔محکمے والے ان کے اشتہارات لاہور کے اخبارات میں دے دیتے ہیں لیکن وہاں کے ایڈیشن میں نہیں دیتے۔اس کی ایک بڑی مثال یہ ہے کہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں ایک دفعہ ساٹھ اسامیاں announce کی گئیں جو ساری کی ساری درجہ چہارم کی تھیں۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ ان ساٹھ اسامیوں پر ایک فرد بھی سدرن پنجاب سے نہیں تھا بلکہ ان کے ڈومیسائل فیصل آباد اور لاہور کے تھے۔یہ جو علیحدہ صوبہ کی بات کرتے ہیں اس کے اندر یہی محرومیاں ہیں جن کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔منسٹر صاحب فرمادیں کہ نوائے وقت، جنگ اور خبریں کے ملتان ایڈیشن کے اندر سدرن پنجاب کی سیٹوں کو announce نہیں کیا گیا تو کیا وہ اس پر کارروائی کریں گے؟ یہ کارروائی کی یقین دہانی کرادیں تو میں ریکارڈ لے کر منسٹر صاحب کے پاس جاؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو سوال کیا ہے میں اس سلسلے میں بڑی وضاحت سے بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اخبارات میں جو اشتہار دیئے جاتے ہیں یقیناً یہ وہاں پر بھی چھپتے ہیں اور لاہور والے ایڈیشن میں بھی چھپتے ہیں لیکن اگر ان کے پاس کوئی ایسی particular چیز ہے جس میں یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں پر ناانصافی ہوئی یا وہاں پر نہیں چھپے اور یہاں چھپے ہیں تو اس کا بتادیں، یقیناً اس پر کارروائی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ میں مزید یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر جو مقامی اخبارات ہوتے ہیں پچیس فیصد ان کا بھی quota ہوتا ہے اس لئے مقامی اخبارات کے ذریعے بھی یہ advertise کیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود اگر ان کے پاس ایسا کوئی particular case ہے جس کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ ناانصافی ہوئی ہے اور وہ وہاں پر نہیں چھپا بلکہ یہاں لاہور میں چھپا ہے تو یہ مجھے بتادیں اس پر ضرور کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا منسٹر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے اور یہ assurance دیں گے کہ جنوبی پنجاب کی جتنی آرٹس کونسلیں ہیں وہاں پر اس علاقے کا ڈومیسائل رکھنے والوں کے علاوہ کوئی ملازم کام نہیں کر رہا؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آگے آرٹس کونسل کے سوالات آئیں گے تو پھر محترمہ اپنا یہ سوال کر لیں۔ موجودہ سوال تو اخبارات کے حوالے سے ہے اگر اس سوال کے کسی جز میں آرٹس کونسل کا ذکر ہے تو مجھے بتادیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ معزز وزیر صاحب کو explain کر کے بات سمجھانی پڑتی ہے۔ یہ سوال خاص طور پر جنوبی پنجاب کے اضلاع میں بھرتیوں سے متعلق ہے تو میں نے اسی حوالے سے ضمنی سوال پوچھا ہے کہ ان کے محکمے میں جنوبی پنجاب کی سیٹوں کے اوپر وہاں کے ڈومیسائل کے علاوہ بھی کوئی لوگ کام کر رہے ہیں؟ میں نے تو بڑا simple سوال پوچھا ہے اگر اس کا جواب ان کے پاس نہیں ہے تو ویسے ہی کہہ دیں۔

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! محترمہ سوال پڑھ لیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ یہ سوال صرف اخبارات میں اشتہارات کے بارے میں ہے۔ اس پر irrelevant بات کرنا مناسب

نہیں ہے اگر یہ اس کی معلومات چاہتی ہیں تو fresh question کر دیں۔اس سوال کو جز(ہ) تک پورا پڑھ لیں کہیں پر بھی آرٹس کونسل کا ذکر نہیں ہے اگر اس کا ذکر ہے تو پھر میں جواب دینے کا پابند ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ اشتہارات جنوبی پنجاب میں Fun Fair کے بارے میں نہیں بلکہ یہ جنوبی پنجاب کے اضلاع میں سیٹوں کے بارے میں ہیں، یہ اسامیوں کے بارے میں ہے اگر وزیر صاحب کہتے ہیں تو میں بتا دیتی ہوں کہ اس سوال میں اسامیوں کا ذکر کتنی دفعہ کیا گیا ہے؟ یہ غلط بات ہے کہ جواب آپ کے پاس نہیں ہے اور آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں irrelevant سوال پوچھ رہی ہوں۔ میں Fun Fair کے بارے میں نہیں پوچھ رہی بلکہ میں جنوبی پنجاب کی اسامیوں کے بارے میں پوچھ رہی ہیں اور میرا categorical سوال ہے کہ کیا محکمہ اطلاعات وثقافت میں جنوبی پنجاب کی سیٹوں کے اوپر دوسرے اضلاع کے ڈومیسائل والے لوگ کام کر رہے ہیں یا نہیں؟ یہ simple سا سوال ہے۔ آپ خود فرمادیں کہ اس کے اندر میں irrelevant کہاں ہوں؟

جناب سپیکر: محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ ان سیٹوں پر ان اضلاع کے ڈومیسائل کے علاوہ کوئی دوسرے لوگ بھی کام کر رہے ہیں یا نہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہم پنجاب کو ایک صوبہ سمجھتے ہیں۔ ابھی جنوبی پنجاب کوئی علیحدہ چیز نہیں بلکہ وہ پنجاب کا حصہ ہے۔ محترمہ کوئی ایسا particular case سامنے لے کر آئیں۔ وہاں پر جو آدمی qualify کرتا ہے اسی کو نوکری ملتی ہے وہ بے شک اس علاقے یا دوسرے علاقے سے تعلق رکھتا ہو۔ جہاں تک lower staff کا تعلق ہے تو یقیناً اس کے لئے جس علاقے کا ڈومیسائل required ہوتا ہے اسی علاقے کے لوگوں کو بھرتی کیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اب آپ نے خود وزیر صاحب کا جواب سن لیا ہے۔ ایک تو مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا جنوبی پنجاب گالی ہے، جنوبی پنجاب بھی صوبہ پنجاب کا ایک حصہ ہے اور جنوبی پنجاب ان کی چھیڑ کیوں بن گئی ہے؟ میں تو پنجاب کے ایک حصے کے بارے میں ہی بات کر رہی ہوں۔ میں اب بڑا categorical سوال پوچھتی ہوں کہ کیا ساری ملازمتوں پر central پنجاب کے لوگوں کا حق ہے، کیا جنوبی پنجاب کے لوگوں کا ان ملازمتوں پر کوئی حق نہیں ہے؟ central پنجاب، لاہور اور فیصل آباد کے لوگ جنوبی پنجاب میں جا کر کیوں نوکری کریں، کیا وہاں کے لوگوں کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ نوکری کر سکیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں ایک وضاحت کرنی چاہتا ہوں۔ایجوکیشن کا standardاور quantity and qualityسنٹرل اور اپر پنجاب میں comparatively جنوبی پنجاب سے زیادہ ہے۔اب جب بھی وہاں پر کوئی پار کو یا دوسرے ادارے بنتے ہیں تو کہا یہ جاتا ہے کہ جنوبی پنجاب میں تعلیم کا وہ معیار نہیں ہے۔ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ کیا ہمارے جنوبی پنجاب کے لوگ چوکیداری کے قابل بھی نہیں ہیں؟چوکیدار کی اسامی کے لئے بھی لاہور اور فیصل آباد کے لوگ بھیجے جاتے ہیں۔ہمارا یہ مؤقف قطعاً نہیں ہے کہ لاہور اور فیصل آباد کے لوگوں کو جنوبی پنجاب میں servicesنہ دی جائیں لیکن جنوبی پنجاب کے ساتھ یہ بہت بڑی بددیانتی ہے کہ ہمیں چوکیدار اور خاکروب کے قابل بھی نہ سمجھا جائے۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟اگر آپ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ کریں۔اس حوالے سے جب بحث کے لئے وقت مقرر ہوگا تو آپ بے شک بحث کر لیجئے گا۔آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں نے دیکھا ہے کہ معزز ممبر نولاٹیا صاحب ہمیشہ unnecessary گفتگو کرتے ہیں۔ان کو جنوبی پنجاب سے جتنی محبت ہے وہ سارے جہان کو اچھی طرح معلوم ہے۔ہمارے وزیراعلیٰ نے جنوبی پنجاب کے لئے جو کچھ کیا ہے اس سے سارا جہان بخوبی آگاہ ہے۔سیلاب کے دنوں میں جب ان کے گھر اور بچے بہہ رہے تھے تو ان کے صدر ملک سے باہر بھاگ گئے تھے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر! یہ صرف ان کا ایوان نہیں یہ ہمارا بھی ایوان ہے اور یہاں بات کرنا ہمارا بھی حق ہے۔آپ ان کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:.Order please. Order in the House آپ سب تشریف رکھیں۔ دیکھیں! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ہمارا یہ فیصلہ ہوا ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر سے پرہیز کیا جائے گا۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے ایک سوال پوچھا تھا جس کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب آپ کے سوال کا جواب دینے لگے تھے لیکن درمیان میں نولاٹیا صاحب اور پھر چودھری عبدالغفور صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو گئے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! چلیں، اب دے دیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کو اچھے طریقے سے جواب دیں۔

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ جب معزز ممبران سوال کریں تو پھر انہیں اس کا جواب بھی آرام سے سننا چاہئے۔ ہمیں بار بار جنوبی علاقے کی بات نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ پنجاب سب کا ہے۔ پورے پنجاب میں یہ merit چلتا ہے اور طے شدہ طریق کار کے مطابق ہی بھرتیاں کی جاتی ہیں۔ آفیسرز پنجاب میں کہیں بھی تعینات ہو سکتے ہیں اور ان کی selection معیار اور تعلیم کے مطابق کی جاتی ہے۔ جہاں تک lower staff کا تعلق ہے تو ان کے لئے ڈومیسائل کا مسئلہ ہوتا ہے۔ میں معذرت سے کہوں گا، ابھی میرے فاضل ممبر نے کہا ہے کہ جنوبی پنجاب کے لوگ چوکیداری کے قابل بھی نہیں ہیں۔ میں ان سے کہوں گا کہ lower staff کی بھرتی required ڈومیسائل کے بغیر نہیں ہوتی اور اسی علاقے کے لوگوں کو preference دی جاتی ہے اور انہی کو ہی وہاں پر بھرتی کیا جاتا ہے۔ معزز ممبر نے جو بات کہی ہے وہ بہت غلط ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا یہ منصفانہ جواب ہے؟ کیا جنوبی پنجاب کے لوگ صرف lower staff کے لئے رہ گئے ہیں اور باقی جو ملائی ملائی ہے وہ سنٹرل پنجاب کے لوگوں کو دے دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے اور آپ بھی ایسی بات نہ کریں۔ آپ سب کا پنجاب ہے۔

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں ان کو بتا دوں کہ جو بھی ملازمت نکلتی ہے اس کے لئے جہاں پر ڈومیسائل کی requirement ہوتی ہے وہ بے شک Upper, Southern and Northern Punjab میں ہو اسی کے مطابق بھرتی کی جاتی ہے۔ جہاں پر ڈومیسائل کی

requirement نہیں ہوتی وہاں پر اسی کے مطابق بھرتی کی جاتی ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر جگہ پر اسی علاقے کے ڈومیسائل کے لوگوں کو بھرتی کیا جائے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میرا خیال ہے کہ مجھے منسٹر صاحب کو پنجابی میں سمجھانا چاہئے کہ میں کہنا کیا چاہتی ہوں۔ سوال کے جز(د) میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا یہ بھی درست ہے کہ جنوبی پنجاب کے امیدواروں کو سرے سے ہی ان اسامیوں کا پتا نہیں چلتا اس لئے ان اسامیوں پر اپر پنجاب کے لوگ بھرتی ہو جاتے ہیں؟" یہ categorical سوال ہے اور ابھی خود اس کی bifurcation وزیر صاحب نے کر دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جو اچھی اچھی اسامیاں ہوتی ہیں ان پر ہم اپنی مرضی کے لوگ لگا دیتے ہیں اور نیچے والی اسامیاں پر اسی علاقے کے لوگوں کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ جواب غلط دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ درست نہیں ہے۔ جنوبی پنجاب کے لوگوں کو ان اسامیوں کا پتا چلتا ہے اور اس کے بعد ان کو fill کیا جاتا ہے۔ تو میں یہ کہوں گی کہ اس سوال کا یہ جواب غلط ہے یا پھر وزیر صاحب غلط فرما رہے ہیں۔ اس بات کا اب آپ خود فیصلہ فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی نہیں۔ وہ آپ کو اچھے طریقے سے بات بتا رہے ہیں کہ انہوں نے ڈومیسائل کے مطابق ہی سروس دینی ہوتی ہے۔ جی، وزیر ثقافت صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں معذرت سے یہ بات کہوں گا کہ یہ common sense کی بات ہے کہ 7ہزار تنخواہ لینے والا بندہ اگر لاہور، فیصل آباد یا پنڈی کا ہے تو اُس کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ڈی جی خان یا بہاولپور میں جا کر اتنی کم تنخواہ میں زندگی بسر کرے۔ وہاں کے لوگوں کو ہی وہاں پر ملازمت دی جاتی ہے اور افسران کی اسامیوں پر جو لوگ qualify کرتے ہیں وہ وہاں پر جا کر نوکری کر سکتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے کہا ہے کہ جنوبی پنجاب میں کوئی آدمی ان محکموں میں نوکری کرنے کے قابل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی نہیں، انہوں نے ایسی بات نہیں کی۔ (قطع کلامیاں)

نہیں، نہیں. This is not good.

وزیر اطلاعات و ثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اونچی آواز میں بات کرنے سے بات نہیں بنتی، یہ تحمل سے میری بات سُنیں۔ انہوں نے ابھی جو بات کی ہے آپ ریکارڈ چیک کرالیں اگر میں نے یہ بات کی ہو اور یہ ثابت کر دیں تو میں resign کرتا ہوں یا یہ resign کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ان کا چیلنج accept کرتی ہوں۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ہم 7 ہزار روپے کی نوکری ڈومیسائل والے لوگوں کو دیتے ہیں، باقی جو جس کا حق ہوتا ہے وہ اُن کو مل جاتا ہے، یہ انہوں نے نہیں کہا؟ انہوں نے کہا ہے کہ وہاں پر qualified لوگ موجود نہیں ہیں اس کا مطلب ہے کہ اپر پنجاب qualified لوگوں سے بھرا ہوا ہے اور جنوبی پنجاب میں qualified لوگ موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ثقافت!

وزیر اطلاعات و ثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا کہ وہاں پر qualified لوگ موجود نہیں ہیں۔ یہ غلط بات کر رہی ہیں میں نے اس پر ان کو چیلنج کیا ہے۔ آپ ریکارڈ نکال لیں، یہ resign کریں یا میں resign کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بہت مہربانی۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ جنوبی پنجاب یا اپر پنجاب کی بات نہیں ہے۔ یہ بات اسامیوں کے اشتہارات کی ہے۔ میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کی مثال دیتا ہوں کہ لائیو سٹاک یا اولڈ ہومز کی چھوٹی نوکریوں کے لئے پنجاب کا ڈومیسائل کیوں بنایا جاتا ہے؟ ان کو ضلع تک محدود رکھنا چاہئے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں لائیو سٹاک اور اولڈ ہومز میں کسی کی ماسی اور کسی کا پھوپھی کا بیٹا بھرتی کر کے بھیجے گئے ہیں۔ چھوٹی نوکری اور بڑی نوکری کے لئے ڈومیسائل اُس ضلع کا ہونا چاہئے نہ کہ پورے پنجاب کا ڈومیسائل ہو۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ثقافت!

وزیر اطلاعات و ثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ بات یقیناً ریکروٹمنٹ کے سلسلے میں ہو رہی ہے جبکہ یہ سوال صرف اشتہارات کی بنیاد پر ہے۔ ہماری ڈیوٹی صرف یہ ہے کہ ہم اشتہارات دیں اور ریکروٹمنٹ پالیسی حکومت پنجاب بناتی ہے۔ ان کی آراء کو اس میں شامل کیا جا سکتا ہے جس پر حکومت پنجاب ایکشن لے گی اور ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال 4389 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور عجائب گھر کا قیام و دیگر تفصیلات

*4389: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور عجائب گھر کتنے رقبہ پر قائم ہوا؟

(ب) سال 2003 سے آج تک کتنی اور کون کون سی اشیاء چوری ہوئیں؟

(ج) ان اشیاء کی چوری کی ایف آئی آر کہاں کہاں درج کرائی گئی؟

(د) ان اشیاء کی چوری پر اس ادارہ کے کس کس ملازم کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) لاہور عجائب گھر 1894 میں موجودہ بلڈنگ میں قائم ہوا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

کورڈ ایریا:	63375 مربع فٹ
	14 کنال 15 مرلہ
اوپن ایریا:	37575 مربع فٹ
کل رقبہ:	103950 مربع فٹ
	23 کنال 2 مرلہ

(ب) سال 2003 سے تا حال عجائب گھر میں کوئی چوری نہیں ہوئی تاہم 2001 میں ایک آفیسر بغیر اجازت اور بغیر چارج دیئے ملک سے باہر چلا گیا۔ بعد ازاں تحقیق سے معلوم ہوا کہ کچھ نوادرات کم ہیں جس کی انکوائری کرائی گئی اور اسے ملازمت سے نکال دیا گیا۔

(ج) سوال کا جواب "نہ" میں ہے۔

(د) سوال کا جواب "نہ" میں ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ عجائب گھر سے کتنی چیزیں چوری ہوئی ہیں؟ محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ کچھ نوادرات کم تھے جس کی انکوائری کی گئی تو ملازم کو فارغ کیا گیا ہے یعنی انہوں نے ملازم فارغ کر دیا لیکن اس کی ایف آئی آر تک درج نہیں کرائی۔ وزیر موصوف بتائیں کہ ان چیزوں کی چوری کی ایف آئی آر درج کیوں نہیں ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ثقافت!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انہوں نے سوال کیا تھا کہ 2003 سے لے کر اب تک کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے، تو اس کا جواب تو اتنا ہی بنتا تھا کہ 2003 سے لے کر اب تک کوئی واقعہ نہیں ہوا لیکن محکمہ نے اپنی طرف سے مہربانی کرنے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے وہ 2003 سے پیچھے بھی چلے گئے ہیں حالانکہ یہ انہوں نے پوچھا بھی نہیں تھا۔ محکمہ نے خود ہی admit کر لیا کہ 2001 میں ایک آفیسر اطلاع دیئے بغیر اور چارج چھوڑے بغیر بیرونِ ملک چلا گیا اور بیرونِ ملک جانے کے بعد نوادرات میں کچھ کمی پائی گئی۔ میں نے ابھی محکمہ سے بریفنگ لی ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ وہ ایسی اہم چیزیں نہیں تھیں جس کے لئے ایف آئی آر کی ضرورت ہو یا اُس کے خلاف مزید کسی کارروائی کی ضرورت ہو لیکن انکوائری کرنے کے بعد اُس افسر کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ وہ غیر اہم چیزیں تھیں۔ جو چیزیں عجائب گھر میں رکھی جاتی ہیں کیا وہ غیر اہم ہوتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ثقافت!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبر ایک چیز نوٹس میں لائے ہیں تو اس پر مزید انکوائری کرانے کے بعد ایوان کو بتایا جائے گا کہ اس میں کون کون سی چیزیں گئی ہیں کیونکہ چوری تو ایک روپے کی بھی ہوتی ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ نوادرات چوری ہوئے آٹھ نو سال ہو گئے ہیں تو ابھی تک جن لوگوں نے ایف آئی آر درج نہیں کرائی تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اس اہل ہی نہیں ہیں کہ وہ ہمارے عجائب گھر کو سنبھال سکیں۔ کیا وزیر موصوف انہیں sideline کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ثقافت!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انکوائری کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس افسر کو ملازمت سے فارغ کر دیا جائے اور اس کے خلاف ایف آئی آر درج نہیں کرائی۔ اب یہ فیصلہ کس بنیاد پر کیا گیا تھا تو میں نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ اس معاملے کو مزید thrash out کر کے ان کو بتا دیا جائے گا۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! نبی پاک ﷺ کے نعلین پاک مسجد سے چوری ہو جاتے ہیں اور ہم اسے serious نہیں لیتے ہیں۔ عجائب گھر میں جو چیز پہنچتی ہے وہ نہایت قیمتی ہوتی ہے لیکن ان کے

افسران انکوائری کر کے کہیں گے کہ یہ چیزیں معمولی ہیں جس کی وجہ سے ان کے لئے ایف آئی آر کی ضرورت نہیں ہے۔وزیر موصوف بتائیں کہ یہ انکوائری کرنے کے بعد ایف آئی آر درج کر کے کب تک ایوان کو بتائیں گے ؟

جناب سپیکر: جی،وزیر ثقافت!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!کسی بھی محکمہ میں کسی بھی مسئلے پر ایک انکوائری کمیٹی بنائی جاتی ہے اور انکوائری کمیٹی کی سفارشات پر ہی آگے کام کیا جاتا ہے۔ہمارے علم میں یہ ہے کہ ان چیزوں کی چوری کے حوالے سے جو انکوائری کمیٹی بنائی گئی تھیں اُس کی سفارشات یہ تھیں کہ اس چوری کی ایف آئی آر کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اُس افسر کو نوکری سے برخاست کر دیا جائے۔میں اس کے باوجود سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر کی بات اس لحاظ سے بڑیrelevant ہے کہ وہ نوادرات یقیناً قیمتی ہوں گے تو انکوائری کرنے کے بعدnext week تک اس کی تفصیل ایوان میں بیان کر دی جائے گی۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر!منسٹر صاحبnext week تک ایف آئی آر کی کاپی دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔انہوں نے ابھی ایف آئی آر کی بات نہیں کی بلکہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم انکوائری کریں گے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر!پھر اس سوال کوpending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔یہpending نہیں ہوتا۔وہ اس کی انکوائری کرا لیں گے۔

ڈاکٹر مسرت حسن: جناب سپیکر!آپ کی اجازت سے میں اس معاملہ کے حوالے سے کچھ گزارشات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: یہ وقفہ سوالات ہے۔آپ ضمنی سوال پوچھ سکتی ہیں۔

ڈاکٹر مسرت حسن: جناب سپیکر!میں یہی سوال پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہمارے اندر جو رویہ پایا جاتا ہے کہ ہماری ثقافت سے متعلق جو نوادرات ہیں ان کو اہمیت کیوں نہیں دی جاتی؟ہم ثقافت ہی کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں اگر دنیا میں ہماراsoft image ہو گا تو اسی ثقافت کی وجہ سے ہو گا۔اگر ہم نے ان ثقافتی نوادرات کو اہمیت نہ دی تو پھر آہستہ آہستہ یہ غائب ہوتے جائیں گے جو کہ ہو رہے ہیں۔منسٹر

صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ نوادرات چوری ہوئے ہیں تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ صرف غیر اہم نوادرات چوری نہیں ہوئے آہستہ آہستہ، قطرہ قطرہ ہماری ثقافت ضائع ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ یہ ضمنی سوال نہیں ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میرے سسرال کا جدی پشتی تلنبہ سے تعلق ہے۔ وہاں پر کھدائی کی گئی تھی تو64فٹ گہری ایک خندق کھودی گئی تھی جس میں سےsemi precious stonesکا ایک ہار اور اس کے علاوہ نوادرات ملے جن میں شیوا کے بت بھی شامل تھے۔ میں اتفاق سے تلنبہ پر ایک کتاب لکھ رہی تھی تو میں نے عجائب گھر میں جا کر ان نوادرات کو دیکھنے کی فرمائش کی تو پتا چلا کہ وہ نوادرات کسی اور جگہ shift ہو چکے ہیں۔ مجھے on the floor of the House یہ request کرنی ہے کہ اب تلنبہ کے وہ نوادرات کہاں کہاں موجود ہیں اور کیا اس shifting میں کسی چیز کے اِدھر اُدھر ہونے کو چوری نہیں سمجھا جاتا، میرا سوال یہ بھی ہے کہ ایف آئی آر کون کٹواتا ہے اور کیا عجائب گھر کے انچارج اس کے ذمہ دار نہیں ہیں کہ انہوں نے ان نوادرات کی حفاظت نہیں کی اور وہ کہیں اورshiftکر دیئے جاتے ہیں۔ کیا یہ چوری ہی کا ایک طریقہ نہیں ہے؟ یہunexplanatory یا nontransparent system ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا منسٹر صاحب تلنبہ کے نوادرات کے متعلق location کے مطابق تمام list مجھے اگلے ہفتے یا کسی بھی تاریخ تک فراہم کر دیں گے؟

جناب سپیکر: یہ سوال تو لاہور کا ہے اور آپ تلنبہ پہنچ گئی ہیں۔ جی، ملک صاحب!

وزیر اطلاعات و ثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر آپ نے بھی فرما دیا ہے کہ یہ تلنبہ کا سوال ہے۔ یہ نیا سوال بنتا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ہر ضلع میں عجائب گھر نہیں بنایا جاتا۔ لاہور کا عجائب گھر پورے پاکستان کا responsible ہے۔ اس میں لاہور کے نوادرات کم ہیں اور باہر کے زیادہ ہیں۔ ان کی ذمہ داری ہے کیونکہ تلنبہ کے نوادرات اسی عجائب گھر میں لائے گئے تھے۔

وزیر اطلاعات و ثقافت (ملک ندیم کامران): اس سوال میں تلنبہ کا ذکر ہے اور نہ اس کی انکوائری ہے۔ اگر یہ نیا سوال کر دیں تو تفصیل آ جائے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ اس حوالے سے نیا سوال دے دیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! عجائب گھر میں پورے پاکستان سے نوادرات لائے جاتے ہیں اور ان کے time period کے مطابق ان کو وہاں رکھا جاتا ہے۔ اس عجائب گھر میں جا کر جب ان نوادرات کا پوچھا جائے تو اس قسم کا جواب آتا ہے کہ پتا نہیں ہے۔ میں اس کو چوری کے ضمن میں دیکھتی ہوں کیونکہ ذمہ دار لوگ ہی نوادرات کو shift کر دیتے ہیں۔ مجھے shift کئے ہوئے تلنبہ کے نوادرات کی list چاہئے۔ اس ایوان میں عجائب گھر کا سوال تو کبھی آیا ہی نہیں اگر آج آ گیا ہے تو اس کو consider کریں۔

جناب سپیکر: یہ نیا سوال بنتا ہے۔ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ تلنبہ کا بار بار ذکر کر رہی ہیں۔ یہ یقیناً وہاں گئی ہوں گی۔ اگر اس کے متعلق انکوائری کرانی ہے یا مزید علم حاصل کرنا ہے تو ہم ان کو یقیناً تفصیل فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ اس سوال سے متعلقہ نہیں ہے۔ یہ نیا سوال دے دیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہی تو چوری کا طریقہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، نوید انجم صاحب!

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں نے جز (د) میں ان سے پوچھا تھا کہ ملازمین کے خلاف کیا ایکشن ہوا ہے۔ یہ جز (ب) میں کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں نوکری سے نکال دیا ہے اور جز (د) کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ سوال کا جواب "نہ" میں ہے۔ مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ اس ملازم کو نکالا نہیں گیا بلکہ protocol کے ساتھ سلامی دینے کے بعد پنشن بھی دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جب انکوائری ہو گی تو ساری بات سامنے آ جائے گی۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ جب نوادرات چوری ہوئے تو اس وقت کا وزیر اعلیٰ بھی اس میں ملوث تھا۔

جناب سپیکر: اس بارے میں ابھی کچھ بھی پتا نہیں ہے۔

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے relevant بات کی ہے کہ اس کی انکوائری کرائی جائے۔ میں اس کی انکوائری کرا کر ایوان کو پیش کر دوں گا اور ان کو بھی بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے سابق وزیراعلیٰ کا نام کیوں لیا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال بھی جناب نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر4390 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

عجائب گھر لاہور میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4390: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) عجائب گھر لاہور میں اس وقت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ادارے میں گریڈ16 اور اوپر کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ج) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتہ جات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) ان میں سے کتنے ملازمین مستقل کام کر رہے ہیں اور کتنے عارضی اور کتنے deputation پر کام کر رہے ہیں؟

(ہ) deputation پر کام کرنے والے ملازمین کو کن کن شرائط پر deputation پر لیا گیا ہے؟

(و) کیا حکومت اس جگہ تعینات deputation ملازمین کو واپس ان کے parent ڈیپارٹمنٹ بھجوانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) عجائب گھر میں اس وقت 138 ملازمین کام کر رہے ہیں-

(ب) عجائب گھر میں گریڈ16 اور اوپر کی کل25 اسامیاں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

گریڈ16 کی کل اسامیاں6 ہیں-	گریڈ17 کی کل اسامیاں11 ہیں-
گریڈ18 کی کل اسامیاں6 ہیں-	گریڈ19 کی ایک اسامی ہے-
گریڈ20 کی ایک اسامی ہے-	

(ج) ان اسامیوں پر متعین ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 23 ملازمین مستقل بنیادوں پر کام کر رہے ہیں عارضی کوئی بھی نہیں ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

2 آفیسرز ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں جن میں ایک گریڈ 20 اور دوسرا گریڈ 18 میں ہے۔

(ہ) ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والے افسران کو حکومت پنجاب کی ڈیپوٹیشن پالیسی کے مطابق لگایا گیا، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) حکومت پنجاب کی ڈیپوٹیشن پالیسی کے مطابق ملازمین اپنے محکموں میں واپس چلے جائیں گے۔یہ ملازمین Rules کے مطابق ڈیپوٹیشن پر تعینات کئے جاتے ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! جو بھرتیاں ہوئی تھیں میں نے اس میں ڈومیسائل کی تفصیل مانگی تھی۔ کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ ڈومیسائل حافظ آباد، میانوالی، اٹک، لاہور یا اوکاڑہ کا ہے اور پھر slip کر کے کہہ دیتے ہیں کہ ڈومیسائل پنجاب کا ہوتا ہے۔ ہمارے وزیر کب تک افسران کی کرپشن پر پردہ ڈالیں گے، کیا انہیں یہ بھی پتا نہیں چلتا کہ ڈومیسائل ڈسٹرکٹ کے ہوتے ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! وہاں جو اسامیاں filled ہیں ان کی پوری تفصیل دے دی گئی ہے اگر اس میں کوئی کمی ہے تو مجھے بتادیں تاکہ میں مزید وضاحت کر سکوں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! مجھے ایک list فراہم کی گئی ہے۔ اس میں، میں نے ڈومیسائل کے متعلق پوچھا تھا تو وہ کہتے ہیں کہ پنجاب کا ہے۔ پنجاب کا ڈومیسائل تو ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کا جج لگنے کے لئے ہوتا ہے کہ یہ پنجاب سے ہیں، سندھ سے ہیں، بلوچستان سے ہیں یا خیبر پختو نخواہ سے ہیں۔ یہ پنجاب کی بات ہو رہی ہے تو جب پنجاب کے ڈومیسائل کی بات ہو گی تو ضلع کی بات ہو گی، کچھ لوگوں کے ناموں کے سامنے تو خود اضلاع کے نام لکھ کر دیئے گئے ہیں باقیوں کے سامنے صرف پنجاب لکھ کر گول مول جواب دیا گیا ہے، ایسا کیوں کیا ہے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جب بھی کوئی اسامی ہوتی ہے اس کے لئے بتایا جاتا ہے کہ وہ شخص اس اسامی کے لئے qualify کرے گا جس کا ڈومیسائل اس ضلع سے ہو گا۔ اسی طرح کچھ اسامیاں ایسی ہوتی ہیں جس کے لئے پنجاب کے کسی بھی ضلع سے تعلق ہونے پر وہ نوکری حاصل کر سکتا ہے۔ جہاں پر پنجاب کا لکھا ہے اس کی requirement پنجاب ہو گی اور جہاں ضلع کا نام لکھا گیا ہے وہاں requirement اس ضلع کی ہو گی۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں بقیہ جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں، کیا آپ نے کبھی اپنا سوال بھی دیا ہے؟

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال بڑا relevant ہے۔

جناب سپیکر: جی، منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کریں؟ اس پر میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا Rules کے مطابق ڈومیسائل district کی بنیاد پر ہوتا ہے یا province کی بنیاد پر ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: ان کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی ضلع ہوگا وہ پنجاب میں ہی ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بڑی وضاحت طلب بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات و ثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں کہ ڈومیسائل نوکریوں کے لئے درکار ہوتے ہیں تاکہ وہ اسی ضلع کا رہائشی ہو۔ اس کے مطابق ہی اسے apply کرنا پڑتا ہے اور اس کے مطابق ہی اس کو نوکری دی جاتی ہے مگر کچھ سیٹیں ایسی ہوتی ہیں جو open ہوتی ہیں یعنی امیدوار پنجاب کے کسی بھی علاقہ میں رہتا ہو تو وہ اس سیٹ کے لئے apply کر سکتا ہے اس لئے ہی یہ difference آتا ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں یہاں پر پاکستان، پنجاب یا ضلع کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں بات یہ کر رہا ہوں کہ ڈومیسائل ضلع کی jurisdiction کے مطابق بنتا ہے یا صوبائی سطح پر بنتا ہے اور کیا ڈومیسائل یہ show کرتا ہے کہ This person is belonging to that district اگر پنجاب کی سطح پر بنتا ہے تو بتائیں؟

جناب سپیکر: منڈا صاحب! اس میں سب کچھ mention ہوتا ہے۔ ڈومیسائل میں بندے کے والد کا نام، گاؤں کا نام، گھر کا ایڈریس اور ضلع کا نام لکھا جاتا ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے صرف یہ بتا دیا جائے کہ ڈومیسائل کیا ضلع کی بنیاد پر بنتا ہے یا صوبہ کی بنیاد پر بنتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ ضلع کی بنیاد پر بنتا ہے مگر جب سیٹیں advertise کی جاتی ہیں۔۔۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال صرف اتنا ہے کہ ڈومیسائل ضلع کی بنیاد پر بنتا ہے یا صوبہ کی بنیاد پر بنتا ہے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ ضلع کی بنیاد پر بنتا ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر ضلع کی بنیاد پر ڈومیسائل بنتا ہے تو پھر یہ جواب غلط ہے کیونکہ انہوں نے ڈومیسائل کے خانے میں پنجاب لکھا ہوا ہے مگر کوئی ضلع mention نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: منڈا صاحب! ہر بندے کا IQ برابر نہیں ہوتا۔ آپ کا ماشاء اللہ IQ بہت زیادہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ کم IQ رکھنے والے بندے نے یہ لکھ دیا ہو لہذا آپ اس کو برداشت کریں۔ بہرحال پنجاب پاکستان میں ہے اور ڈومیسائل میں متعلقہ ضلع کا نام لکھا ہوتا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ ابھی صرف تیسرا سوال گزرا ہے اور آپ خود دیکھیں کہ وقفہ سوالات کا وقت باقی کتنا رہتا ہے؟ یہاں پر بہت زیادہ discrimination ہے کہ ایک ایک سوال پر سات، آٹھ ضمنی سوال ہو رہے ہیں مگر جب ہم ضمنی سوال کرتے ہیں تو ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا تھا۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے آپ سب کا احساس ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 5984، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ایوارڈز کی تقریبات و دیگر تفصیلات

*5984: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور آرٹس کونسل نے سال 2009 میں کتنی ایوارڈز کی تقریبات کا اہتمام کیا اور کتنے فنکاروں کو ایوارڈز سے نوازا نیز فنکاروں کے ناموں کی فہرست سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) لاہور آرٹس کونسل فنکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) لاہور آرٹس کونسل فنکاروں کو ایوارڈ دینے کے لئے حکومت پاکستان کو صوبائی محکمہ اطلاعات وثقافت کی وساطت سے سفارشات بھیجتی ہے تاکہ مستحق فنکاروں کو ایوارڈز مل سکیں۔

(ب)

(1) لاہور آرٹس کونسل مستحق فنکاروں کی مالی امداد کرتی ہے۔

(2) لاہور آرٹس کونسل نئے ذہین آرٹسٹوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کے پروگرامز کراتی ہے تاکہ ان کو ترقی مل سکے۔

(3) لاہور آرٹس کونسل کلاسیکی موسیقی پینٹنگز، معیاری ڈرامہ کو فروغ دینے کے لئے ان تمام فنکاروں کے پروگرامز کراتی ہے جن کو ہم لوگ بھولتے جا رہے ہیں اس طرح کے پروگرامز کا مقصد فنکاروں کی مالی امداد اور کلاسیکی موسیقی، ڈرامہ اور آرٹ کو زندہ رکھنا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال میں پوچھا گیا تھا کہ 2009 میں ایوارڈز کی کتنی تقریبات کا اہتمام کیا گیا جس کا جواب تو نہیں آیا مگر یہ کہا گیا ہے کہ "ہم سفارشات بھجوا دیتے ہیں تاکہ جتنے بھی مستحق فنکار ہیں ان کو ایوارڈ مل سکے۔" میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کتنے مستحق فنکاروں کو نامزد کر کے بھیجا اور کتنے فنکاروں کو ایوارڈ مل سکا؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ان کے سوال کا ہم نے جواب دیا ہے کہ لاہور آرٹ کونسل مستحق فنکاروں کی مالی امداد کرتی ہے۔ مزید یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لاہور آرٹ کونسل نئے ذہین آرٹسٹوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کے پروگرام کراتی ہے تاکہ ان کو ترقی مل سکے۔ اسی طرح لاہور آرٹ کونسل کلاسیکی، موسیقی، paintings اور معیاری ڈرامہ کو فروغ دینے کے لئے ان تمام

فنکاروں کے پروگرام کراتی ہے جن کو ہم لوگ بھولتے جا رہے ہیں۔یہاں پر بتانے کا مقصد یہ ہے کہ لاہور آرٹس کونسل والے خود ایوارڈ نہیں دیتے بلکہ اس کی recommendation وفاقی حکومت کو بھجوائی جاتی ہے۔جب وہاں سے recommendation ہو کر آتی ہے تب ہی ہم اُن کو ایوارڈ دینے کے پابند ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!انہوں نے خود یہ بات کی ہے کہ ایوارڈ دینے کے لئے ہم سفارشات بھجواتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہی تھا کہ اُن میں سے لاہور آرٹ کونسل کی سفارشات پر کتنے فیصد فنکاروں کو ایوارڈ مل پاتے ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ fresh question بنتا ہے کیونکہ یہاں پر اس کا data نہیں ہے کہ کتنی سفارشات بھجوائی گئیں اور کتنے فنکاروں کو ایوارڈ دیا گیا کیونکہ سینکڑوں کی تعداد میں یا اس سے کم بھی ہو سکتے ہیں؟ اس لئے یہ fresh question کر دیں تو پھر انہیں تفصیل فراہم کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ fresh question نہیں بنتا کیونکہ یہ relevant question ہے لہذا اس کا جواب آپ کو دینا ہو گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال بھی fresh بنتا ہے اور وزیر بھی fresh ہی بنتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! [******]

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ایسے جملے کسنے سے بہتر ہے کہ جو میں نے challenge کیا تھا اُس پر آ جائیں تو پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر: میں وہ الفاظ سن نہیں پایا۔ میرے خیال میں اس بات کو چھوڑ دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ [****] والی بات ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ایسی بات نہ کریں۔

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ سب کو پتا ہے کہ [******] ہے؟

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 93 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر:.No cross talk محترمہ!بہت مہربانی،آپ تشریف رکھیں اور اُن کے سوال کا جواب آنے دیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا:جناب سپیکر!سوال محترمہ راحیلہ خادم صاحبہ کا ہے اور وہ ایسے ہی بول رہی ہیں۔

جناب سپیکر:پلیز!تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمٰی زاہد بخاری:جناب سپیکر!ان کو اس محکمے کا چارج لئے ہوئے کتنے دن ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ!مہربانی کر کے تشریف رکھیں اور ایسی بات نہ کریں۔ابھی جو بھی غلط الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔جی، محترمہ!آپ اپنا سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!پہلے تو میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے میرے ضمنی سوال کو own کرتے ہوئے کہا کہ یہ fresh question نہیں بنتا کیونکہ میں نے سوال ہی یہی کیا تھا۔ بہر حال جز(ب)میں پوچھا تھا کہ لاہور آرٹس کونسل فنکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات کرتی ہے؟میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آرٹس کونسل کے پاس آرٹسٹ ویلفیئر فنڈ ہوتا ہے لہذا وزیر موصوف یہ فرما دیں کہ اس فنڈ کو کہاں استعمال کرتے ہیں؟

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!اگر فنکاروں کے بچوں کی کوئی شادی وغیرہ یا انہیں کوئی اور ضرورت ہو تو وہاں پر فنڈ استعمال کئے جاتے ہیں۔اسی طرح بیماری کی صورت میں یا اُن کی طرف سے دیگر کوئی جائز مطالبہ آئے تو اس کے لئے ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جو سمجھتی ہے کہ ان کو فنڈ دینا بنتا ہے تو پھر دیا جاتا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین:جناب سپیکر!یہ آپ اور ہم سب جانتے ہیں کہ جب بھی کوئی فنکار بہت زیادہ بیمار ہو جائے یا اُس کے گھر کے حالات خراب ہو جائیں تو پھر وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف یا میاں محمد نواز شریف جیسے لوگ وہاں جا کر ان کی مالی امداد کرتے ہیں۔ میرا سوال یہ تھا کہ لاہور آرٹس کونسل کے پاس جو فنڈ موجود ہوتا ہے یہ اُس سے فنکاروں کی کیا مالی امداد کرتے ہیں کیونکہ ایسے لوگ جو وہاں پر جا کر فنکاروں کی مالی معاونت بھی کرتے ہیں اور ان کے علاج معالجہ کا بھی ذمہ اٹھاتے ہیں جبکہ State بھی ان کا ذمہ اٹھا رہی ہوتی ہے تو آرٹس کونسل کے پاس جو فنڈ موجود ہوتا ہے اُس کا کیا کرتے ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!میں پہلے تو ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پہلے ایسی روایات نہیں تھیں مگر اب یہ سہرا حکومت پنجاب کو جاتا ہے کہ باقاعدہ یہ فنڈ develop کیا گیا ہے۔ اب اچھی خاصی رقم Legend فنکاروں کو دی جاتی ہے جس کی میں مثال دینا چاہتا ہوں کہ لہری صاحب کو10لاکھ روپے دیئے گئے۔

جناب سپیکر:کس کو دیئے گئے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!ہمارے مزاحیہ فنکار لہری صاحب کو دیئے گئے ہیں۔اسی طرح ریشماں کو فنڈ دیا گیا اور مہدی حسن صاحب کو25لاکھ روپے دیئے گئے۔اس کے باوجود اب21فنکار ایسے ہیں جن کو باقاعدہ10 سے25ہزار روپیہ monthly basis پر دیا جاتا ہے جس سے ان کے بہت سارے مسائل حل ہوئے ہیں اور یہ حکومت پنجاب نے اب شروع کیا ہے۔

جناب سپیکر:شکریہ۔اگلا سوال خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار:On his behalf سوال نمبر6170 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز خاتون ممبر نے خواجہ محمد اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر:جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد۔محکمہ ثقافت کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6170:**خواجہ محمد اسلام**:کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ ثقافت کے تحت کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) اس ضلع میں تعینات ملازمین کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں؟

(د) اس ضلع میں تعینات کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ ثقافت کے زیر انتظام فیصل آباد آرٹس کونسل میں کل19ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) محکمہ ثقافت کے زیرانتظام فیصل آباد آرٹس کونسل میں فی الوقت پروگرام آفیسر BS-17 کی ایک اسامی بتاریخ 6۔جون 2008 سے خالی ہے۔

(ج) محکمہ ثقافت کے زیرانتظام فیصل آباد آرٹس کونسل کے پاس ایک عدد سوزوکی کار ماڈل 1987 زیر استعمال ہے جو کمشنر آفس سے رعایتاً حاصل کی گئی ہے۔

(د) محکمہ ثقافت کے زیر انتظام فیصل آباد آرٹس کونسل کے شعبہ ڈرامہ کے سلسلے میں زیر حاضر کسی بھی ملازم کے خلاف انکوائری نہیں چل رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! اس میں ایک بات بڑی غور طلب ہے کہ انہوں نے جز (ب) میں فرمایا ہے کہ فیصل آباد آرٹس کونسل میں فی الوقت پروگرام آفیسر BS-17 کی ایک اسامی مورخہ 6۔جون 2008 سے خالی ہے۔ میں اپنے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اب 2012 شروع ہو گیا ہے کیا یہ اسامی پُر ہوئی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: آپ کی اسامی تو خالی نہیں؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ فیصل آباد کا سوال ہے اور وہ لاہور کے ہیں۔ شاید اُن کو پتا ہو کیونکہ وہ گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پہلے ایک اسامی ہوتی تھی اب بڑھا کر دو اسامیاں کر دی گئی ہیں۔ دو اسامیوں میں سے ایک اسامی fill ہے اور دوسری ابھی خالی ہے۔ انشاء اللہ ایک مہینے کے اندر اندر وہ اسامی بھی fill کر دی جائے گی۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ اسامی کب پُر ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: انہوں نے بتادیا ہے کہ ایک ماہ کے اندر اندر انشاء اللہ کر دیں گے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! مہینے کی تاریخ بھی تو کوئی ہوتی ہو گی کیونکہ اس سال کے کئی مہینے ہیں اور کئی مہینے تو گزشتہ سال کے گزر بھی گئے ہیں۔ اس مہینے کی تاریخ مقرر کر دیں کیونکہ وہاں پر ملازمین بغیر سربراہ کے کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے وہاں پر من مانی بھی ہوتی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں انہیں ensure کرتا ہوں کہ پہلے ایک اسامی تھی جسے بڑھا کر دو کر دیا گیا ہے جن میں سے ایک اسامی پر appoint کر دیا گیا ہے جبکہ ایک باقی ہے جس کو انشاء اللہ تعالیٰ ایک ماہ کے اندر اندر appoint کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک ماہ کے اندر کر دیں گے۔ اگلا سوال محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 6360 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے محترمہ زوبیہ رباب ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا آرٹس کونسل سے متعلقہ تفصیلات

6360: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سرگودھا میں کتنی آرٹس کونسل چل رہی ہیں؟

(ب) ان آرٹس کونسل کی سال 09-2008 اور 10-2009 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ج) ان آرٹس کونسل کی آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

(د) ان آرٹس کونسل میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) ان آرٹس کونسل کے ملازمین کی تنخواہوں کے اخراجات ان دو سالوں کے بتائیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) سرگودھا ڈویژن میں صرف ایک آرٹس کونسل (سرگودھا آرٹس کونسل) کام کر رہی ہے۔

(ب) سرگودھا آرٹس کونسل کی سال 09-2008 اور 10-2009 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

سال	آمدن	اخراجات
2008-09	14,63,833/-	11,35,219/-
2009-10	11,17,580/-	13,81,208/-

(ج) آمدن کے ذرائع:

1- گرانٹ ان ایڈ
2- ڈرامہ فیس
3- بنک پرافٹ

(د) سرگودھا آرٹس کونسل میں اس وقت کل سات ملازمین جن میں ایک آفیسر اور چھ سٹاف ممبر کام کر رہے ہیں۔

(ہ) سرگودھا آرٹس کونسل کے ملازمین کی سال09-2008 اور10-2009 کی تنخواہوں کے اخراجات حسب ذیل ہیں:-

سال	تنخواہیں
2008-09	8,44,694.00
2009–10	11,30,223.00

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جز(ب) میں آمدنی14لاکھ63ہزار833روپے ہے جبکہ اخراجات کم ہیں اور10-2009 میں آمدنی کم ہے اور اخراجات زیادہ ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آمدنی کم ہونے کی کیا وجہ ہے اور اخراجات کیوں زیادہ ہیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ 09-2008 میں کتنی تنخواہیں دی گئی ہیں اور10-2009 میں کتنی دی گئی ہیں، کیا تنخواہیں بھی اخراجات میں شامل ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انہوں نے دو سوالات اکٹھے کر دیئے ہیں اگر یہ علیحدہ علیحدہ بتادیں تو میں clear کر دوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ 10-2009 میں آمدنی کم ہوئی ہے جبکہ09-2008 میں زیادہ تھی تو کمی کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس بات کا سب لوگوں کو پتا ہے کہ پورے پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات اور ایسا ماحول create ہونے کی وجہ سے پروگرام کم ہوئے جن کی وجہ سے آمدنی میں کمی واقع ہوئی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آمدنی کم ہوئی ہے تو اخراجات زیادہ کیوں ہو رہے ہیں جبکہ۔۔۔

جناب سپیکر: وہاں پر سٹاف تو اسی طرح ہو گا جنہیں تنخواہیں دینی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر پچھلے سال کے ساتھ comparison کریں تو 09-2008 میں آمدنی زیادہ ہوئی ہے اور اخراجات 10-2009 سے کم کیوں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! 09-2008 اور 10-2009 دونوں کا اکٹھا ہی جواب دے دوں کیونکہ سوال بھی اکٹھا ہی دیا گیا ہے تو ہم نے دونوں سالوں کا لکھ دیا ہے۔ 09-2008 میں اتنا violation نہیں تھا جس کی وجہ سے پروگرام چلتے رہے لیکن 10-2009 میں زیادہ پابندیاں لگادی گئیں اور پورے صوبے میں حالات زیادہ خراب ہو گئے جس کی وجہ سے یہاں پر پروگرام کم ہوئے اور آمدن کم ہو گئی۔ دوسرا سوال یہ کر رہی ہیں کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: اخراجات زیادہ کیوں ہوئے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جیسے ابھی آپ نے پہلے خود ہی فرمادیا تھا کہ ملازمین کو تنخواہیں دی جاتی ہیں ۔۔۔

جناب سپیکر: تنخواہیں بڑھ گئی ہوں گی۔

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): Next: یہ بتا رہے ہیں کہ گیارہ لاکھ روپے سے تیرہ لاکھ روپے کیوں ہو گیا تو جب تنخواہیں بڑھائی گئیں تو تنخواہیں انہی ملازمین کی بڑھی ہیں اس لئے اخراجات زیادہ ہو گئے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے آمدن کے ذرائع میں grant-in-aid ڈرامہ فیس اور bank profit کا بتایا ہے تو کیا یہ علیحدہ علیحدہ بتا سکیں گے کہ grant-in-aid کتنی تھی، ڈرامہ فیس سے کیا حاصل کیا اور bank profit کتنا ہوا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! grant-in-aid کا مطلب ہے کہ پنجاب حکومت انہیں aid دیتی ہے اور ہمارا جب بھی بجٹ آتا ہے تو اس کے لئے ایک مخصوص رقم رکھ دی جاتی ہے جو کہ ہر سال different ہوتی ہے اور یہ جس سال کا پوچھنا چاہیں میں انہیں بتادوں گا۔ ڈرامہ فیس کے سکرپٹ کو approve کرنے کے پانچ ہزار روپے ہم لیتے ہیں جسے یہاں پر mention کیا گیا ہے

جبکہ جو رقم حکومت پنجاب دیتی ہے اسے باقاعدہ کسی بنک میں کسی پالیسی کے تحت رکھا جاتا ہے اور اس پر ملنے والے profit کو یہاں پر mention کیا گیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرا اپنا تعلق سرگودھا سے ہے اور معزز وزیر موصوف نے 2009-10 کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پہلے کی نسبت پروگرامز کم ہو گئے ہیں جبکہ میں on the floor of the House یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ 2009-10 میں ضلع سرگودھا میں اس وقت محکمہ کے زیر کنٹرول کوئی تھیٹر نہ ہے، 2009-10 میں کسی بھی تھیٹر میں کوئی ڈرامہ پیش نہیں کیا گیا۔ اس سال انتظامیہ/کمشنر کی جانب سے بوجہ سکیورٹی کسی بھی کلچرل سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی گئی یعنی محکمہ کی طرف سے اس ایک سال میں کوئی بھی activity نہیں کی گئی۔ خرچہ زیادہ ہے اور آمدن کم ہے 11 لاکھ 17 ہزار 580 روپے آمدن ہے اور 13 لاکھ 81 ہزار 208 روپے کے اخراجات ہیں۔ اگر میں یہ assume کروں کہ اس میں سے سٹاف کی تنخواہیں دی گئیں جو کہ 11 لاکھ 30 ہزار 223 روپے تو 13 لاکھ 31 ہزار 208 روپے میں سے جب 11 لاکھ 30 ہزار 223 روپے روپے نکال دیتے ہیں تو باقی تقریباً جو دو لاکھ روپے ہیں وہ کہاں خرچ کئے گئے کیونکہ اس پورے سال میں کوئی activity نہیں ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ بڑی وضاحت کے ساتھ پہلے بتادیا گیا ہے کہ تنخواہیں increase ہوئیں۔ دو لاکھ روپے کا فرق ہے اور ملازمین کی تنخواہیں بڑھی ہیں اور اسی طرح utility bills بھی ہیں جو کہ پہلے کم تھے لیکن اب زیادہ آنے شروع ہو گئے ہیں تو ان دونوں مدات میں یہ چلے جاتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ پوچھا کہ اخراجات 13 لاکھ 81 ہزار 208 روپے ہیں تو ان اخراجات میں سے سٹاف کو اس سال تنخواہیں ادا کی گئی ہیں جو ان کے محکمہ نے یہاں پر mention کیا ہے وہ 11 لاکھ 30 ہزار 223 روپے ہیں تو باقی تقریباً دو لاکھ روپے بچا ہے جو expenditure میں extra خرچ ہوا ہے۔ وہ کس چیز پر خرچ کیا گیا ہے کیونکہ اس پورے ایک سال

میں سرگودھا میں کوئیactivityاس محکمہ کی طرف سے نہیں ہوئی جسے محکمہ خودownکر چکا ہے اور میں نے تین لائنیں پڑھ کر بتائی تھیں یہ صفحہ نمبر12ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ دو لاکھ روپے کاbreak upپوچھ رہے ہیں۔

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! گیارہ لاکھ روپے خودadmitکر رہی ہیں کہ تنخواہوں میں چلے گئے اور ہم نے یہاں پر اسےmentionبھی کیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہUtility Billsبھی دیکھ لیں تو میرا خیال ہے کہ یہ رقم پوری ہو جائے گی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ میرے خیال میں بات نہ کریں بلکہ واضح کریں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ لازم ہے کہUtility Billsپر اخراجات تو آتے ہیں خالی تنخواہیں تو نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ سیمل کامران صاحبہ کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر6536ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

الحمرا آرٹس کونسل لاہور کے لئے مختص کیا گیا بجٹ و دیگر تفصیلات

*6536 **محترمہ سیمل کامران:** کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) الحمرا آرٹس کونسل لاہور کے لئے سال09۔2008، 10۔2009کے دوران کتنا فنڈ مختص کیا گیا؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ہونے والے اخراجات اور آمدن کی مکمل تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) کونسل ہذا کے زیر استعمال کتنی گاڑیاں ہیں اور کس کس کے پاس ہیں اور کب سے تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) الحمرا آرٹس کونسل سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کل بجٹ کی تفصیلات درج ذیل ہیں:-

Year	Govt. Grant	Own Sources	Total
2008–09	35000000	31650000	66650000
2009–10	31380000	36863000	68243000

(ب) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران الحمرا آرٹس کونسل کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

Year	Income	Expenditure
2008–09	28067860	51506000
Up to 31–05–2010	29054750	45507202

(ج) گاڑیوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

سیریل نمبر	گاڑی نمبر وماڈل	زیر استعمال	ریمارکس
1	LEJ–1089 ٹیوٹا کرولا ماڈل 2009	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی ایس 20) نومبر 2009	کل وقتی
2	LRK–4383 ہنڈا سٹی ماڈل 2003	ڈپٹی ڈائریکٹر (ایڈمن) (بی ایس 18) جنوری 2009	صرف پک اینڈ ڈراپ سہولت
3	LRW–6864 بلینو ماڈل 2003	ڈپٹی ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) (بی ایس 18) جنوری 2009	کل وقتی
4	LZK–6006 بلینو	ڈپٹی ڈائریکٹر (پروگرام) (بی ایس 18) جنوری 2009	کل وقتی یہ کار ایس اینڈ جی اے ڈی کے ٹرانسپورٹ پول سے مستعار لی گئی ہے۔
5	LRW–6866 کیری ڈبہ ماڈل 2003	ڈپٹی ڈائریکٹر (کلچرل لمپلیکس) (بی ایس 18) جنوری 2009	کل وقتی
6	LOY–8844 مارگلہ ماڈل 1996	پول	ناکارہ ہے اور اس کی نیلامی کی جائے گی۔
7	LHR–9620 ٹیوٹا ہائی ایس ماڈل 1987	پول	- - - -
8	LRT–3053 ہنڈائی وین م اڈل 2003	پول	- - - -
9	LWC–3725 ہنڈائی شہ زور ماڈل 2003	پول	- - - -

10	LOT-3922نسان وین ماڈل1993	پول	ورکشاپ میں زیر مرمت ہے۔
11	چائنہ بس ماڈل1996	پول	پنجاب گورنمنٹ نے الحمرا اکیڈمی آف پرفارمنگ آرٹ کے لئے عطیہ کے طور دی تھی جو پول میں ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! باقی تو سب ٹھیک ہے مگر میں معزز وزیر موصوف سے ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ جز(الف)میں2008-09 اور 2009-10 میں گورنمنٹ گرانٹ کے بعد on source figure پڑھ کر بتادیں اور اگلے صفحہ پر جز(ب)میں اسی سوال میں پوچھا ہے کہ آرٹس کونسل کی انکم کتنی ہے تو آپ اپنے source سے جو انکم generate کرتے ہیں وہی آپ کی انکم ہوتی ہے، جہاں تک مجھے سمجھ آتی ہے۔یہاں پر figure پڑھ کر بتا دیں اور آمدن میں انہوں نے جو mention کیا ہوا ہے وہ پڑھ دیں اور اس کا جو difference ہے وہ بھی مجھے بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! محترمہ نے جو بات pin point کی ہے تو دونوں figures میں difference ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ difference کیوں ہے۔ جب یہ جواب آیا تھا تو ہم نے اپریل تک calculation کی تھی اور وہی figure یہاں پر دی گئی ہے۔ اب latest figure جون تک اس میں ڈال دی گئی ہے جس کے مطابق یہ difference ہے۔ یقیناً یہاں پر جو لکھا گیا ہے وہ غلط لکھا ہے لیکن اب چونکہ میں نے latest report لے لی ہے جس کے مطابق یہ ہے اور میں نے فرق کے بارے میں وضاحت طلب کی تھی جس پر مجھے بتایا گیا کہ یہ اپریل تک کیا گیا تھا اور اب جون تک ہے اس لئے اس میں یہ confusion ضرور ہے اور محترمہ بالکل صحیح بات کہہ رہی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! 2009-10 کی وزیر موصوف نے بات کی ہے تو میں اتنا تو ماننے کے لئے تیار ہوں لیکن 2008-09 کو خود دیکھ لیں کہ صفحہ نمبر6 پر گورنمنٹ گرانٹ جو کہ کروڑوں روپے میں figure ہے---

جناب سپیکر: صفحہ نمبر کیا ہے؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! صفحہ نمبر6 ہے۔

جناب سپیکر: کس کا صفحہ نمبر ہے اور سوال کا جز بھی بتائیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! صفحہ نمبر 6 اور جز (الف) کی 2008-09 کی on sources کی amount mention کی گئی ہے جو 31 کروڑ 65 لاکھ روپے ہے اور اگلے ہی صفحہ پر اسی سال یعنی 2008-09 کی آمدن بتا رہے ہیں 2 کروڑ 80 لاکھ 67 ہزار 860 روپے، 2008-09 کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ یہ آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتی ہوں اور وزیر موصوف بھی جانتے ہیں۔ یہ اتنا زیادہ different ہے اور 2008-09 کا مطلب ہے 2008-09 اس لئے میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں اپنا اگلا ضمنی سوال کرتی ہوں کہ ۔۔۔

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں نے یہ رپورٹ صبح منگوائی تھی اور پہلا سوال بھی میں نے clear کیا ہے۔ اس میں فرق ہے کیونکہ ایک متوقع آمدن رکھی جاتی ہے کہ ہمیں اتنی آمدن ہوگی۔ اس میں -/31,650,000 روپے رقم کو تبدیل کرکے یہ متوقع آمدن لکھی گئی تھی لیکن اصل آمدن نیچے mention کر دی گئی ہے اس لئے یہ فرق نظر آ رہا ہے۔ Actual آمدن کم ہوئی ہے لیکن جب بجٹ میں رکھی گئی تھی تو زیادہ رکھی گئی تھی۔ چونکہ پروگرام اور دیگر معاملات نہیں ہوئے اس لئے اس میں کمی واقع ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ خود دیکھ لیں یہ -/31,650,000 روپے ہیں۔ اگر انہوں نے کوئی planning بھی کی ہوئی ہے تو اتنا زیادہ فرق پھر بھی نہیں آتا کیونکہ ground realities کے مطابق ہی بجٹ بنایا جاتا ہے۔ اس کی آمدن ایک دم سے نیچے آ گئی ہے۔ یہ ہم ماضی کی بات کر رہے ہیں، ہم آج یا آنے والے وقت کی بات تو نہیں کر رہے ہیں۔ بہر حال میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جز (ج) میں گاڑیوں کی تفصیل پوچھی گئی تھی۔ سیریل نمبر 2 پر ڈپٹی ڈائریکٹر (ایڈمن) (بی ایس 18)، سیریل نمبر 3 پر ڈپٹی ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) (بی ایس 18)، سیریل نمبر 4 پر ڈپٹی ڈائریکٹر (پروگرام) (بی ایس 18 اور سیریل نمبر 5 پر ڈپٹی ڈائریکٹر (کلچرل کمپلیکس) (بی ایس 18) ہے۔ ان میں سے صرف ایک ڈپٹی ڈائریکٹر (ایڈمن) جن کو pick and drop کی سہولت ہے اور باقی کو کل وقتی، کل وقتی اور کل وقتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ تینوں ڈپٹی ڈائریکٹرز کی کیا operational post ہے، Service Rules کے مطابق گریڈ 20 کا آفیسر کل وقتی گاڑی رکھ سکتا ہے۔ کیا ان صاحبان کی

field کی ڈیوٹی ہے اگر ہے تو وہ کیا فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور سیریل نمبر 7,8اور 9 پر dots لگائے گئے ہیں یہ dotsکی زبان مجھے سمجھ نہیں آتی kindlyاس کو بھی ذرا explainکر دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انہوں نے جو سیریل نمبر 7,8اور 9 کے بارے میں پوچھا ہے تو یہ poolسے حاصل کی گئی ہیں۔اس میں مزید remarksکی ضرورت نہیں ہے وہ کام کر رہی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: یہ dotsکا کیا مطلب ہے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): انہیں dotsکی جگہ پر لکھنا چاہئے تھا وہ نہیں لکھا گیا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرا پہلا سوال یہ تھا کہ کیا ڈپٹی ڈائریکٹرز کی operational post ہے یا سیکرٹریٹ کی post ہے؟

جناب سپیکر: dotsکا مطلب doہوتا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: چلیں، doہے تو پہلے doمیں لکھا ہے کہ یہ ناکارہ ہے اور اس کی نیلامی کی جائے گی۔

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کا مطلب do نہیں ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پھر اس کا مطلب doneہے؟ (قہقہہ)

محترمہ سیمل کامران: میں نے جو پہلا سوال کیا تھا کہ سیریل نمبر 2,3,4اور 5 میں ڈپٹی ڈائریکٹرز ہیں ان میں صرف ایک کے پاس گاڑی pick and dropکے لئے ہے۔Service Rules کے مطابق صرف 20 گریڈ کا آفیسر گاڑی رکھ سکتا ہے۔یہ باقی چار کو جو کل وقتی گاڑیاں دی گئی ہیں، یہ چھوٹی نہیں ہیں بلکہ بڑی بڑی گاڑیاں دی گئی ہیں۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ operational duties perform کر رہے ہیں یا سیکرٹریٹ کی duties performکر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! Transport Policyکے مطابق گاڑیاں دی جاتی ہیں اور گریڈ 18 تک بھی گاڑی دی جا سکتی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! گریڈ 18 سے کم گریڈ والے کو بھی گاڑی دی جا سکتی ہے اگر اس کی ڈیوٹی field کی ہو۔ اگر اس نے صرف گھر سے آفس جانا اور آفس سے گھر جانا ہے۔ وہ کوئی خسرے کے ٹیکے نہیں لگا رہا ہے، کوئی پولیو کی vaccine provide نہیں کر رہا ہے اور وہ کہیں جا کر مشینیں ٹھیک نہیں کر رہا ہے۔ AC یہاں کے خراب ہیں، جنریٹرز یہاں کے خراب ہیں تو وہ کیا duties perform کر رہے ہیں؟ کرسیاں یہاں پر نہیں ہیں، چھتیں یہاں کی لیک کرتی ہیں اور یہ محکمے کا حال ہے۔ اس محکمے کی بدنصیبی یہ ہے کہ اس کا کوئی منسٹر ہے نہ کوئی پارلیمانی سیکرٹری ہے جو کہ جوابدہ ہو۔ یہ لاوارث محکمہ ہے۔

جناب سپیکر: یہاں منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: یہ منسٹر صاحب تو ہر فن مولا ہیں لیکن honestly یہ لاوارث ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس کا ثبوت ہمیں ایوان میں مل رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہم نے وضاحت کر دی ہے۔ یقیناً جو field میں جاتے ہیں ان کو گاڑی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں پر پولیو کا مسئلہ ہے نہ مزید کوئی چیزیں ہیں بلکہ Transport Policy کے تحت انہیں جو سہولت مل سکتی ہے وہ دی جاتی ہے۔ جس کو گاڑی ملنی ہے اس کو گاڑی مل جاتی ہے، جس کو pick and drop چاہئے ہوتی ہے اسے وہ مل جاتی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: ڈپٹی ڈائریکٹر کلچرل کمپلیکس یہ کون سی field کی ڈیوٹی کرتے ہیں، ڈپٹی ڈائریکٹر پروگرام کہاں کہاں جا کر programms organize کرتے ہیں اور یہ کیا field کا کام کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جن افسروں کے بارے میں یہ پوچھ رہی ہیں اُن کو پروگرام وغیرہ arrange کرنے کے لئے یا meetings کرنے کے لئے باہر جانا پڑتا ہے اس لئے ان کو یہ سہولت دی گئی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ بھی فرمالیں لیکن ذرا جلدی سے کیونکہ ٹائم ختم ہو رہا ہے۔ ایک منٹ میں اگر آپ کر سکتی ہیں تو کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا جز (ب) کے بارے میں سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو اتنے لمبے چوڑے expenditures بتائے ہیں وہ expenditures کہاں کئے جاتے ہیں؟ کیونکہ میری information کے مطابق نہ ہال کے جنریٹرز ٹھیک ہیں، کرسیاں ٹوٹی ہوئی ہیں، چھتیں لیک ہو رہی ہیں، مجھے صرف اتنا بتادیں کہ ان کے expenditures کیا ہیں اور یہ پیسا کہاں استعمال کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں تنخواہیں دی جاتی ہیں، یوٹیلٹی بلز دیئے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ اگر کوئی maintenance کا پروگرام آجائے تو وہ کیا جاتا ہے۔ جو حالت یہ بتارہی ہیں یقیناً گئی جگہوں پر ایسا ضرور ہوگا لیکن جہاں پر کوئی demands آتی ہیں تو ہم ان کو دینے کے پابند ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال dots کے بارے میں ہے۔ آپ نے ٹھیک فرمایا تھا اور آپ کی نشاندہی بالکل ٹھیک تھی کہ dots کا مطلب do ہوتا ہے لیکن یہاں پر اس محکمے کی interpretation ہی تبدیل ہے۔ منسٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ dots ہم نے pool سے حاصل کئے ہیں۔ انہوں نے کس لئے حاصل کئے ہیں؟

جناب سپیکر: چلیں، اتنی ایک بات کی معافی دے دی جائے، کوئی بات نہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! معافی کی بات نہیں ہے، اس محکمے کا قبلہ درست ہونا ضروری ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری ہوتے ہوئے بھی میں نے اسی on the floor of the House پر بہت ساری باتیں indicate کی تھیں لیکن اُس وقت بھی کچھ نہیں ہوا۔ جواب جو دیا گیا ہے میں اس پر مطمئن نہیں ہوں کہ ڈائریکٹرز کو ان کی گھروں کی فرمائشیں پوری کرنے کے لئے گاڑیاں دی گئی ہیں، جو نہیں دی جانی چاہئیں۔ دوسرا یہ جو pool سے گاڑیاں لی گئی ہیں یہ کس مقصد کے لئے لی گئی ہیں، یہ گاڑیوں کا کیا کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو pool سے گاڑیاں لی ہیں ان کا کیا کرتے ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! Transport Rules کے مطابق ہی ان کو entertain کیا جاتا ہے۔ یہ چاہے کسی منسٹر کو ملے، کسی پارلیمانی سیکرٹری کو ملے۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، Now Questions Hour is over.

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فنکاروں کی بھلائی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*7557: **سید حسن مرتضیٰ**: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ پنجاب میں محکمہ سٹیج ڈراموں کے فنکاروں کی بھلائی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، 2009-10 کے دوران کتنے غریب فنکاروں کی مدد کی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

محکمہ اطلاعات وثقافت اور امور نوجواناں صوبہ بھر میں سٹیج فنکاروں کی بھلائی کے لئے کوشاں ہے۔ اس مقصد کے لئے غریب اور مستحق فنکاروں کو مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ ان کو پنجاب آرٹس کونسل اور لاہور آرٹس کونسل کے پروگرامز میں شمولیت پر مالی معاوضہ دیا جاتا ہے۔ نیز صوبہ بھر کے تمام گورنمنٹ ہسپتالوں میں فنکاروں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ سال 2009۔10 کے دوران غریب فنکاروں کو دی گئی مالی امداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور آرٹس کونسل کی تفصیلات

*7706: **حاجی ذوالفقار علی**: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور آرٹس کونسل کس جگہ پر کام کر رہی ہے؟

(ب) کیااس کی اپنی عمارت ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیاحکومت اس کی اپنی عمارت بنانے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) بہاولپور آرٹس کونسل کے قیام کے مقاصد کیا ہیں اوراس کے دائرہ کار میں کیا کیا فرائض ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) بہاولپور آرٹس کونسل،رشیدیہ آڈیٹوریم،ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور میں کام کر رہی ہے۔

(ب) رشیدیہ آڈیٹوریم 1995 میں ایم پی اے گرانٹ سے محکمہ مقامی حکومت ودیہی ترقی نے بنوائی تھی جو بعدازاں آرٹس کونسل کے لئے مخصوص کر دی گئی۔

(ج) بہاولپور آرٹس کونسل کے پاس اپنی قطع اراضی 16 کنال 04 مرلے گلزار صادق بہاولپور میں موجود ہے جس کی تعمیر کے لئے حکومت پنجاب کی 10-2009/Scheme No.4372 ADP میں مبلغ 174.898 روپے کی منظوری دی ہوئی ہے مگر فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث تعمیر تعطل کا شکار ہے جونہی حکومت کی جانب سے فنڈز کا اجراء ہوگا تعمیر شروع کر دی جائے گی۔

(د) بہاولپور آرٹس کونسل کے قیام کے مقاصد بہاولپور ڈویژن کی ثقافت کو صوبائی سطح پر اجاگر کرنا،ادبی،علمی،مذہبی تقریبات کا انعقاد،مشاعرے،موسیقی،ڈرامے،طلباء کے مابین مقابلہ حمد ونعت،مصوری،خواتین کے مقابلہ گل بانی،خانہ داری طالبات،سیمینار ودیگر قومی ایام کی تقریبات کا انعقاد کرنا ہے،بہاولپور آرٹس کونسل مجوزہ تقریبات ڈویژن بھر میں منعقد کرتی ہے۔

بہاولپور آرٹس کونسل کے ملازمین کے مسائل

*7707: حاجی ذوالفقار علی: کیاوزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور آرٹس کونسل 1934 سے قائم ہے؟

(ب) اس میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان کو کیا کیا مراعات حاصل ہیں؟

(د) کیا یہ مستقل سرکاری ملازم ہیں اگر ہاں تو پھر ان کو پنشن کی سہولت کیوں میسر نہ ہے؟

(ہ) کیاحکومت ان کو بھی پنشن کی سہولت دینا چاہتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) بہاولپور آرٹس کونسل کا قیام 1977 میں معرض وجود میں آیا اور یہ آرٹس کونسل تقریباً 34 سال سے قائم ہے۔

(ب) پنجاب آرٹس کونسل سے منظور شدہ sanctioned strength کے مطابق اس آفس میں ملازمین کی 16 اسامیاں موجود ہیں جبکہ اس وقت 12 ملازمین کام کر رہے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے۔

ریزیڈنٹ ڈائریکٹر	بی ایس۔18	(on deputation from محکمہ تعلقات عامہ)
پروگرام افسر	بی ایس۔17	(on deputation from محکمہ تعلقات عامہ)
پروگرام افسر	بی ایس۔17	(خالی اسامی)
اسسٹنٹ	بی ایس۔14	
اکاؤنٹنٹ	بی ایس۔14	
سٹینوگرافر	بی ایس۔12	(خالی اسامی)
اردو ٹائپسٹ	بی ایس۔9	(خالی اسامی)
سٹورکیپر	بی ایس۔9	
جونیئر کلرک	بی ایس۔7	(خالی اسامی)
دفتری	بی ایس۔2	(خالی اسامی)
نائب قاصد(2)	بی ایس۔1	
میسنجر	بی ایس۔1	
مالی	بی ایس۔1	
چوکیدار	بی ایس۔1	
خاکروب	بی ایس۔1	

(ج) ان کو حکومت پنجاب کے مروجہ قوانین کے مطابق تمام مراعات ماسوائے پنشن، گریجویٹی، بنیولینٹ فنڈ حاصل ہیں۔

(د) تمام ملازمین مستقل ہیں۔ پنشن کی سہولت کے لئے حکومت سے بارہا درخواست کی گئی مگر تاحال شنوائی نہ ہے۔

(ہ) پنجاب آرٹس کونسل صوبہ بھر میں اپنے تمام ملازمین کو پنشن / گریجویٹی کی سہولت دینا چاہتی ہے جس کے لئے محکمہ خزانہ نے فنڈز دینے ہیں اس کے لئے متعدد بار درخواست کی گئی ہے۔

ضلع سرگودھا۔محکمہ ثقافت کے زیر کنٹرول دفاتر و تھیٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7816: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ کے زیر کنٹرول کتنے تھیٹرز و دفاتر کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان تھیٹرز میں ڈراموں کی آڑ میں بے ہودہ فحش ڈانس کرایا جاتا ہے اور ذو معنی جملے بولے جاتے ہیں، اگر ہاں تو 10۔2009 کے دوران کتنے اداکاروں و اداکاراؤں کو سزا دی گئی اور کتنی کتنی؟

(ج) کلچر کے فروغ کے لئے محکمہ مذکورہ ضلع میں کیا کردار ادا کر رہا ہے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع سرگودھا میں اس وقت محکمہ کے زیر کنٹرول کوئی بھی تھیٹر کام نہیں کر رہا۔

(ب) سال 10۔2009 میں کسی بھی تھیٹر میں کوئی ڈرامہ پیش نہیں کیا گیا۔

(ج) سال 10۔2009 میں انتظامیہ / کمشنر کی جانب سے بوجہ سکیورٹی کسی بھی کلچرل سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی گئی۔

ضلع قصور میں محکمہ اطلاعات کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7858: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں محکمہ کے کتنے دفاتر کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں گریڈ ایک تا اوپر کے کتنے ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ ضلع کو 10-2009 سے اب تک کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، اس میں سے کتنا بجٹ ترقیاتی اور کتنا غیر ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوا؟

(د) مذکورہ دفاتر ضلع کی عوام کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کر رہے ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) قصور میں محکمہ اطلاعات پنجاب کا ایک دفتر کام کر رہا ہے۔

(ب) مذکورہ دفتر میں گریڈ 01 تا 17 کی چھ اسامیاں ہیں جن پر پانچ ملازمین کام کر رہے ہیں باقی دو اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	مسرت تابندہ امجد	انفارمیشن آفیسر(BS-17)	
2	محمد احمد	فوٹو گرافر(BS-13)	
3	لیاقت علی	ڈرائیور(BS-06)	
4	محمد اصغر	نائب قاصد(BS-02)	
5	اشرف علی	چوکیدار(BS-02)	
6	سینئر کلرک	خالی	
7	جونیئر کلرک	خالی	

(ج) ضلعی دفتر اطلاعات قصور کو فراہم کئے گئے منظور شدہ بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2010-2009

10,52,500-00روپے

2۔ سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2011-2010

13,01,000-00روپے

یہ تمام بجٹ غیر ترقیاتی کاموں مثلاً ملازمین کی تنخواہوں ،الاؤنسز اور دوسرے متفرق اخراجات پر خرچ ہوا۔

(د) محکمہ ہذا بشمول مذکورہ دفتر کی بنیادی ذمہ داری اخبارات و جرائد ،الیکٹرانک میڈیا سے متعلقہ معاملات کی نگرانی ہے۔ علاوہ ازیں، علاقائی صحافیوں کو ان کے فرائض کی انجام دہی میں تمام ممکن حد تک سہولیات فراہم کرنا بھی محکمہ ہذا کی ذمہ داری میں شامل ہے۔

ضلع سیالکوٹ، محکمہ کی تاریخی عمارات و دیگر تفصیلات

*7898:رانا آصف محمود: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ ثقافت کی کون کون سی تاریخی عمارات اور ادارے ہیں؟

(ب) محکمہ ہذا کا اس ضلع کا سال 10-2009 اور 11-2010 کا کل بجٹ کتنا تھا اور اس میں سے کتنا خرچ ہوا؟

(ج) محکمہ ہذا نے سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کتنی رقم کس کس جگہ کس کس مقصد پر خرچ کی ہے؟

(د) محکمہ ہذا کے اس ضلع میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) محکمہ ہذا کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ آثار قدیمہ کے پاس مندرجہ ذیل عمارات ہیں جو کہ پنجاب سپیشل پریمز(پریزرویشن) آرڈیننس 1985 کے تحت محفوظ عمارات ہیں۔

(1) دربار حضرت امام علی الحق
(2) دربار حضرت سید مراد علی شاہ
(3) دربار حضرت پیر ملاح رحیم پور کوچیاں
(4) دربار حضرت عبدالسلام چشتی المعروف بڑا بھائی
(5) دربار حضرت قطب شاہ ولی
(6) دربار حضرت میر ظریف بھوپال والا

اس کے علاوہ اپریل 2011 میں درج ذیل عمارات جو کہ Antiquities Act 1975 کے تحت محفوظ عمارات ہیں مرکز سے پنجاب حکومت کی تحویل میں آئی ہیں (1) اقبال منزل سیالکوٹ (2) ٹبہ جولیاں

اقبال منزل سیالکوٹ میں ایک ہی دفتر ہے جو کہ علامہ اقبال کے آبائی گھر میں بنا ہوا ہے اور علامہ اقبال کے زیر استعمال کتابیں اور چند اشیاء رکھی گئی ہیں اور یہ اپریل 2011 میں مرکز سے صوبائی حکومت کی تحویل میں آیا ہے۔

(ب) محکمہ ہذا کا اس ضلع کا سال 10۔2009 اور 11۔2010 کا کوئی بجٹ نہیں تھا۔ اقبال منزل سیالکوٹ کا دفتر بھی اپریل 2011 میں مرکز سے صوبائی حکومت کی تحویل میں آیا ہے اس کے علاوہ محکمہ ہذا کا اس ضلع کے لئے 10۔2009 اور 11۔2010 کا ترقیاتی کاموں کے لئے کوئی بجٹ نہیں تھا۔

(ج) چونکہ محکمہ ہذا کے پاس سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے لئے کوئی بجٹ نہیں تھا اس لئے کسی جگہ کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(د) اقبال منزل سیالکوٹ کے دفتر میں کل 7 ملازمین کام کر رہے ہیں اور یہ ملازمین اپریل 2011 میں مرکز سے صوبائی حکومت کو ٹرانسفر ہوئے ہیں۔

(ہ) محکمہ ہذا کے پاس کل 17 گاڑیاں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

* محکمہ کے پاس پہلے سے موجود گاڑیاں	07
* 18ویں ترمیم کے تحت مرکز سے صوبائی آثار قدیمہ کو ٹرانسفر ہونے والی گاڑیوں کی تعداد	04
* 18ویں ترمیم کے تحت مرکز سے صوبائی آثار قدیمہ کو ترقیاتی پراجیکٹس کے تحت ٹرانسفر ہونے والی گاڑیوں کی تعداد	06

فیصل آباد۔آرٹس کونسل کے شعبہ کے تربیتی پروگراموں کی تفصیلات

*8343:رانامحمد افضل خان:کیاوزیراطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

فیصل آبادآرٹس کونسل کس کس شعبہ میں کون کون سے تربیتی پروگرام چلارہی ہے،ان کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیراطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

فیصل آبادآرٹس کونسل پینٹنگ اور میوزک کے شعبہ میں تربیتی کلاسز چلارہی ہے۔

فیصل آباد۔نصرت فتح علی خان آڈیٹوریم کوکرایہ پر دینے کی تفصیلات

*8344:رانامحمد افضل خان:کیاوزیراطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیافیصل آبادآرٹس کونسل کے زیرکنٹرول نصرت فتح علی خان آڈیٹوریم پرائیویٹ سکولوں کو فنکشن کرنے کے لئے کرایہ پر دیاجاسکتاہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو گزشتہ پانچ سال سے یہ ہال کتنی مرتبہ کرایہ پر دیاگیااور کتنی آمدن حاصل ہوئی، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) حاصل شدہ رقم کس اکاؤنٹ میں جمع کرائی گئی اور کن کن مدات میں خرچ کی گئی،ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) فیصل آبادآرٹس کونسل کے زیرکنٹرول نصرت فتح علی خان آڈیٹوریم پرائیویٹ سکولوں کوان کے فنکشنز کے لئے کرایہ پر دیاجاسکتاہے۔

(ب) آڈیٹوریم کاافتتاح /آغاز ستمبر2006میں ہوا۔اپریل2011تک سکولوں کے کل 135 پروگرامز منعقد ہوئے اس سے کل۔/2177040روپے آمدن ہوئی۔

(ج) حاصل شدہ رقم فیصل آبادآرٹس کونسل کے اکاؤنٹ نمبر5۔CD4023 بنک آف پنجاب جنرل بس سٹینڈ برانچ فیصل آباد میں جمع کرائی گئی اور آڈیٹوریم کے بل بجلی، ٹیلی فون، سیوریج، ایکوفرچارجزاور پروگرامنگ کے علاوہ تنخواہ عملہ پر خرچ کی گئی۔

پنجاب آرٹس کونسل کے بورڈ آف گورنرز کے ممبران کی تفصیلات

*8350: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب آرٹس کونسل لاہور کے بورڈ آف گورنرز کے ممبران کی کتنی تعداد ہے اور ان کی تعیناتی کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) بورڈ آف گورنرز کے ممبران کو کیا مراعات حاصل ہیں؟

(ج) کیا پنجاب آرٹس کونسل مالی طور پر self-reliant ہے اگر نہیں تو اس ادارے کو self-reliant بنانے کے لئے حکومت کوئی لائحہ عمل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) پنجاب آرٹس کونسل کے بورڈ آف گورنرز کے existing ممبران کی تعداد 39 ہے۔ بورڈ آف گورنرز کے ممبران کا انتخاب اعزازی ہوتا ہے۔ بورڈ آف گورنرز کے official ممبران پنجاب کونسل آف آرٹس کے ایکٹ 1975 کے تحت نامزد کئے جاتے ہیں جبکہ non official ممبران کا انتخاب چیف منسٹر پنجاب کرتے ہیں جو تین سال کے لئے ہوتا ہے۔ موجودہ بورڈ آف گورنرز کے ممبران کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بورڈ آف گورنرز کے ممبران کا انتخاب چونکہ اعزازی ہوتا ہے اس لئے انہیں کسی قسم کی مراعات حاصل نہیں ہیں۔

(ج) پنجاب آرٹس کونسل مالی طور پر self-reliant نہیں ہے۔ یہ پنجاب گورنمنٹ کی جاری کردہ grant-in-aid کے ذریعے اپنے اخراجات برداشت کرتی ہے جو سالانہ بجٹ کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ پنجاب آرٹس کونسل مکمل طور پر self-reliant نہیں بلکہ یہ حکومت کی جاری کردہ grant-in-aid کے ذریعے اپنے اخراجات برداشت کرتی ہے یہ ادارہ چونکہ فنکاروں کی فلاح و بہبود اور culture کے فروغ کے لئے کوشاں ہے اس لئے یہ مکمل طور پر self-reliant نہیں ہو سکتا۔

حکومت اس کو self-reliant بنانے کے لئے مختصر پہلوؤں پر غور کر رہی ہے جن میں ڈویژنل سطح پر آڈیٹوریم کی تعمیر شامل ہے۔

ضلع سرگودھا،ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*8431: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیاوزیراطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ثقافت نے سال10-2009 اور11-2010کے دوران ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے کتنی رقم کس کس مد میں خرچ کی؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ادارے/تاریخی عمارات ہیں اور یہ کہاں کہاں ہیں؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران محکمہ نے ثقافتی سرگرمیوں کے لئے جو اقدامات اٹھائے، اس کی تفصیل بتائیں؟

(د) اس ضلع میں حکومت ثقافت کے فروغ کے لئے کیااقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیراطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر 10۔2009 میں ثقافتی سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر رہیں۔البتہ دونوں سالوں میں مجموعی طور پر۔/3,38,400روپے ثقافتی سرگرمیوں پر خرچ ہوئے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں محکمہ ثقافت کاادارہ "سرگودھا آرٹس کونسل" ہے اس کے علاوہ تاریخی عمارات نہیں ہیں۔

(ج) ثقافتی سرگرمیاں بہت محدود ہونے کے باعث ساری توجہ اس امر پر مبذول رہی کہ آرٹس کونسل کے آڈیٹوریم کی تعمیر شروع ہو جائے۔انسداد دہشت گردی کی عدالت کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے مسئلہ سالوں سے کھٹائی میں پڑاہوا تھا۔اب یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔

(د) سب سے زیادہ توجہ آرٹس کونسل کے آڈیٹوریم کی تعمیر پر دی جارہی ہے۔تقریباً ساڑھے نوکروڑ روپے کی لاگت سے اس منصوبہ کی تعمیر کا آغاز ہوگیا ہے۔اس آڈیٹوریم میں 500 نشستیں ،آرٹ گیلری اور کونسل کے دفاتر ہوں گے جس سے علاقہ میں ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوگا۔اس کے علاوہ کونسل نے مشاعرے، نمائشیں، موسیقی کی محفلیں، ڈرامہ فیسٹیول اوراسی طرح کی مثبت سرگرمیوں کے انعقاد کاشیڈول بھی ترتیب دیا ہے۔

گوجرانوالہ، محکمہ کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8585: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیاوزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ اطلاعات کے کتنے دفاتر کس کس جگہ واقع ہیں ان دفاتر کے انچارج صاحبان کے نام اور عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

(ب) گوجرانوالہ میں محکمہ ہذا میں گریڈ 11 اور اوپر کی اسامیوں کی تعداد گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ان دفاتر کے سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے اخراجات بتائیں؟

(د) ان سالوں کے دوران حکومت کی طرف سے سالانہ کتنی گرانٹ فراہم کی گئی؟

(ہ) کتنی رقم تنخواہوں، ٹی اے / ڈی اے اور سرکاری گاڑیوں پر خرچ ہوئی؟

(و) ان دفاتر میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ اطلاعات پنجاب کا صرف ایک ڈویژنل انفارمیشن آفس بمقام کمشنر کمپلیکس میں کام کر رہا ہے۔یہاں مسٹر اشفاق احمد ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز (BS-19) بحیثیت انچارج اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

(ب) مذکورہ دفتر میں سکیل 11 اور اس سے اوپر کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	اسامی مع سکیل	تعداد
1	ڈائریکٹر BS-19	01
2	ڈپٹی ڈائریکٹر BS-18	02
3	انفارمیشن آفیسر BS-17	01
4	اسسٹنٹ BS-14	01
5	سینئر فوٹو گرافر BS-14	01
6	فوٹو گرافر BS-13	02
7	سٹینو گرافر BS-12	02
8	آرٹیکل رائٹر BS-11	01

(ج) اس دفتر کے سالانہ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔اخراجات برائے مالی سال 10۔2009 4713145۔00 روپے

2۔اخراجات برائے مالی سال 11۔2010 (اپریل 2011 تک) 5789898۔00 روپے

(د)اس دفتر کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے منظور شدہ سالانہ بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

I۔ سالانہ بجٹ برائے مالی سال10۔2009 — 5251200۔00روپے

II۔ سالانہ بجٹ برائے مالی سال11۔2010 — 5915800۔00روپے

(ہ) سٹاف کی تنخواہوں،ٹی اے/ڈی اےاور سرکاری گاڑیوں پر خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

برائے مالی سال2010۔2009

I۔ سٹاف کی تنخواہوں اور الاؤنسز — 4847397۔00روپے

II۔ ٹی اے/ڈی اے — 49897۔00روپے

III۔ سرکاری گاڑیوں کی مرمت وغیرہ — 64987۔00روپے

برائے مالی سال2011۔2010(اپریل2011تک)

I۔ سٹاف کی تنخواہوں اور الاؤنسز00۔5344940روپے

II۔ ٹی اے/ڈی اے00۔28529روپے

III۔ سرکاری گاڑیوں کی مرمت وغیرہ00۔44922روپے

(و) ڈوثیرنل انفارمیشن آفس گوجرانوالہ میں ڈارک روم اٹینڈنٹ (BS-05)کی ایک اسامی مورخہ 09۔06۔10 سے خالی ہے۔اس کو جلد ہی حکومتی قواعد وضوابط کے تحت پُر کرلیا جائے گا۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، محکمہ کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8586:جناب آصف بشیر بھاگٹ:کیاوزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ اطلاعات کے کل کتنے دفاتر کام کررہے ہیں؟

(ب) ان میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد، گریڈاوراسامی واربتائیں؟

(ج) ان کے سال10۔2009اور11۔2010کے اخراجات بتائیں؟

(د) اس ضلع کوان سالوں کے دوران سال وار کتنی گرانٹ حکومت نے فراہم کی؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کتنی رقم تنخواہوں،ٹی اے/ڈی اےاور سرکاری گاڑیوں پر خرچ ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت(ملک ندیم کامران):

(الف) منڈی بہاؤالدین میں محکمہ اطلاعات پنجاب کاایک ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس کام کررہاہے۔

(ب) مذکورہ دفتر میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	اسامی مع سکیل	تعداد
1	انفارمیشن آفیسر BS-17	01
2	فوٹوگرافر BS-13	01
3	سینئر کلرک BS-09	01
4	جونیئر کلرک BS-07	01
5	ڈرائیور BS-04	01
6	نائب قاصد BS-01	01
7	چوکیدار BS-01	01

(ج) ضلعی دفتر اطلاعات منڈی بہاؤالدین کے سالانہ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔اخراجات برائے مالی سال 10۔2009 1035635۔00روپے

2۔اخراجات برائے مالی سال 11۔2010(اپریل 2011تک) 974577۔00روپے

(د) مذکورہ بالا دفتر میں حکومت کی طرف سے منظور شدہ سالانہ بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

I۔ سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2010۔2009 1211000۔00روپے

II۔ سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2011۔2010 1347500۔00روپے

(ہ) سٹاف کی تنخواہوں، ٹی اے/ ڈی اے اور سرکاری گاڑیوں پر خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

برائے مالی سال 2010۔2009

I۔ سٹاف کی تنخواہوں اور الاؤنسز 754231۔00روپے

II۔ ٹی اے/ ڈی اے 24918۔00روپے

III۔ سرکاری گاڑیوں کی مرمت وغیرہ 9055۔00روپے

برائے مالی سال 2011۔2010 (اپریل 2011تک)

I۔ سٹاف کی تنخواہوں اور الاؤنسز 760173۔00روپے

II۔ ٹی اے/ ۳۳۳۳۳ڈی اے 18158۔00روپے

III۔ سرکاری گاڑیوں کی مرمت وغیرہ 7560۔00روپے

فیصل آباد۔ آرٹس کونسلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8833: میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں کتنی آرٹس کونسل ہیں اور کس کس جگہ اور ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان کی سال 10۔2009 اور 11۔2010 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ج) ان کی آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

(د) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں گریڈ16اور اوپر کی اسامیاں کتنی ہیں ان پر کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان آرٹس کونسلوں کی آمدن بڑھانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (ملک ندیم کامران):

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں ایک آرٹس کونسل ہے۔ جو سول لائن فیصل آباد میں واقع ہے اور اس کا نام فیصل آباد آرٹس کونسل ہے۔

(ب) آمدن واخراجات مالی سال 10۔2009

اوپننگ بیلنس	5852339.05	کل آمدن	5677973.00
آمدن بذریعہ گرانٹ	3578440.00	کل وسائل	11530312.00
مقامی جنریٹڈ آمدن	2099533.00	کل اخراجات	7531402.63

آمدن واخراجات مالی سال 11۔2010

اوپننگ بیلنس	3998909.42	کل آمدن	6390920.00
آمدن بذریعہ گرانٹ	2650000.00	کل وسائل	10389829.42
مقامی جنریٹڈ آمدن	3740920.00	کل اخراجات	8177656.00

آمدن واخراجات مالی سال 12۔2011 بتاریخ 31۔دسمبر 2011 تک

اوپننگ بیلنس	2212173.42	کل آمدن	2545270.00
آمدن بذریعہ گرانٹ	1224270.00	کل وسائل	4757443.42
مقامی جنریٹڈ آمدن	1321000.00	کل اخراجات	3577377.00

(ج)

-1 حکومتی گرانٹ

-2 سٹیج ڈراموں کے مسودہ جات کی سکروٹنی فیس

-3 کرایہ آڈیٹوریم

(د) فیصل آباد آرٹس کونسل میں 23 ملازمین کام کر رہے ہیں۔کونسل میں گریڈ16 اور اوپر کی اسامیاں تین ہیں۔ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) آرٹس کونسل کے قیام کا بنیادی مقصد علاقائی ثقافت اور فنون لطیفہ کی ترویج و ترقی ہے فنڈز / ریونیو کی جنریشن ادارہ کے اغراض و مقاصد کا حصہ نہیں ہے۔حکومت پنجاب ادارہ کو grant-in-aid مہیا کرتی ہے لہذا ادارہ فنون لطیفہ کی ترویج و ترقی کے لئے محدود ذرائع سے مالی وسائل پیدا کرکے ثقافتی سرگرمیوں کی سرپرستی کرتا ہے۔اس میں سٹیج ڈرامہ کے

مسودہ جات کی سکروٹنی فیس اور آڈیٹوریم کی مختلف تقریبات کے لئے کرایہ سے حاصل ہونے والی آمدن شامل ہے۔

جناب سپیکر: سردار خالد سلیم بھٹی مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون (ترمیم) دی بنک آف پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میں

"The Bank of Punjab (Amendment) Bill 2011 (Bill No.55 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔

انجینئر شہزاد الٰہی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، انجینئر شہزاد الٰہی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

انجینئر شہزاد الٰہی: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آج میں اس ایوان میں ایک اہم واقعہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا جو 10۔جنوری کو صوبہ پنجاب کے شہر لاہور میں گڑھی شاہو کے قریب پیش آیا۔ جس میں 20 کنال جگہ ہتھیانے کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے یہ لحاظ نہ کیا کہ وہاں پر چرچ ہیں، ایجوکیشن سنٹرز ہیں، وہاں پر ایگریکلچر کا ایک پراجیکٹ چل رہا ہے۔ جس بے دردی سے اس چرچ کو demolish کیا گیا، بائبل مقدس کی بے حرمتی کی گئی اور crosses کو توڑا گیا۔ وہ 10۔جنوری کا دن Christian Community کے لئے سیاہ ترین دن ہے اور آج میں اس ایوان میں اس جھنڈے کی طرف دیکھ کر آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا تحریک پاکستان میں Christians نے اس پنجاب کے حق میں اس لئے ووٹ دیا تھا کہ ہماری عبادت گاہیں محفوظ نہ ہوں؟

جناب سپیکر!اس جھنڈے میں سفید رنگ جو کہ اقلیتوں کی علامت ہے۔اس وقت ہماری کوششوں،کاوشوں اور جدوجہد کو فراموش کیا گیا ہے،نام لیا جاتا ہے مسلم لیگ کا،مسلم لیگ قائداعظم محمد علی جناح کے اس ارتکاز کو کہا جاتا ہے---

جناب سپیکر: میرے بھائی!کیا اب آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کرنی ہے؟

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر!میری بات تو سن لیں۔ہماری قوم اس وقت سخت صدمے سے دوچار ہے---

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ان کا mike بند کریں۔آپ کی بڑی مہربانی،یہ پوائنٹ آرڈر نہیں بنتا۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر!اگر آپ مجھے بولنے کا موقع نہیں دیتے تو پھر ہماری سیٹیں ختم کر دیں---

جناب سپیکر: جی،آپ کوئی چیز ہمیں لکھ کر دیں،ہم اس کو ایوان میں take up کریں گے لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر!میری بات سنیں،میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں---

جناب سپیکر: جی،پوائنٹ آف آرڈر کا مطلب تقریر نہیں ہے---

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر!پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ نے ہمارے ساتھ ٹھیک رویہ نہیں رکھا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ پوائنٹ آف آرڈر پر لے آؤں---

جناب سپیکر: جی،آپ کی بڑی مہربانی،یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر!اگر مجھے نہیں بولنے دیں گے تو پھر میں آپ سے کہتا ہوں کہ یہ ایوان نہیں چلے گا---

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی،آپ مجھے ایسے "دابا" نہ لگائیں،میں آپ کے ایسے "دابا" سے نہیں چلنے والا۔آپ تشریف رکھیں۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر!پنجاب حکومت جو کچھ ہمارے ساتھ کر رہی ہے یہ ہمارے لئے باعث شرم ہے---

جناب سپیکر: یہ بات مجھ سے بعد میں کر لیں، اب اس کو چھوڑیں۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! میں بعد میں آپ سے کیا بات کروں؟۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! ہم اس ایوان کے ممبر ہیں اور بات کرنا ہمارا حق ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ معزز ممبر ضرور ہیں، خدانخواستہ میں آپ کو Non member نہیں کہتا۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! پھر مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے اور نہ ہی یہ کوئی طریقہ ہے۔ آپ کا یہ طریق کار غلط اور نامناسب ہے۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ان کا mike بند کریں۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! یہ ہمارا ایوان ہے اور بات کرنا میرا حق ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ ایوان صرف آپ کا نہیں ہے، اس پر سب کا حق ہے، جتنا آپ کا حق ہے اتنا ہی دوسروں کا بھی اس ایوان پر حق ہے۔ آپ کی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! وزیر قانون سے جواباً پوچھا جائے کہ کیوں ہمارے Churches کو نیلام کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، کوئی توجہ دلاؤ نوٹس لائیں یا کوئی چیز in writing لائیں تو میں پوچھنے والا بنوں، ایسے پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں پوچھوں گا۔

کورم کی نشاندہی

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! اگر آپ نہیں پوچھیں گے تو میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 23۔جنوری 2012 بروز سوموار سہ پہر 3 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔